رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

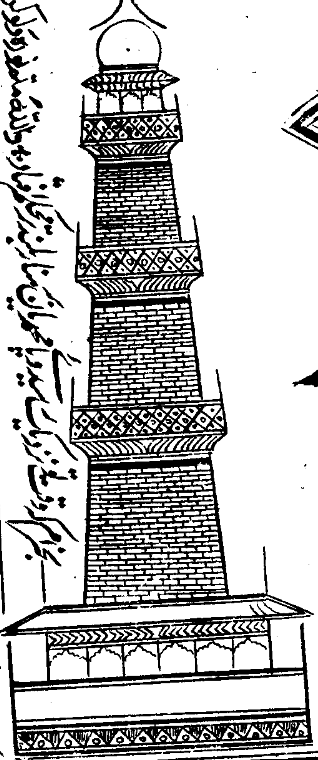
انہ آوی القریہ

الحکم

چو کرم باغ گرامی بیاد رقادیان منی	ردوامبی شفا مبی غرض دار الامان منی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

(قیمت پیشگی سالانہ) (۱) عوام سے ﷲ (۲) خواص و معاونین سے ﷲ (۳) ہندوستان سے باہر سے ﷲ (۴) غیر مذاہب والوں سے ﷲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ﷲ



فہرست مضامین

نمبر ۱۳ | دار الامان قادیان مورخہ ۱۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء مطابق ۱۱۔ صفر سنہ ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

استفسار اور ان کے جواب

(از حکیم الامۃ)

استفسارات

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جناب کا طریق عمل دربارہ سورۃ فاتحہ خلف الامام آمین بالجہر رفع یدین کیا ہے۔

۲۔ نماز شام میں اکثر لوگ تیسری رکعت کے رکوع کے بعد دعائے رفع طاعون پڑھا کرتے ہیں اس طرح پر کہ امام باواز بلند پڑھتا رہتا ہے اور مقتدی باواز بلند آمین پکارتے ہیں کیا یہ امر بموجب حدیث شریف درست ہے۔

۳۔ دبار طاعون میں مسلمان کی موت شہادت ہے یا کیا

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مریدوں کو غیر مسلمانوں کے ساتھ مل کر باجماعت نماز ادا کرنی چاہیئے یا نہیں۔

راقم مہر الدین مدرس مدرسہ میانوندڈ اکخانہ خاص میانوند ضلع امرت سر

جوابات

۱۔ سورۃ فاتحہ خلف الامام کو ہم فرض سمجھتے ہیں ضروری پڑھنی چاہیئے۔ میں بھی پڑھتا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی پڑھتے ہیں آمین بالجہر کو ہم پسند کرتے ہیں لیکن یہ موقوف ہے انسان کے دلی جوش پر۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب تعلقات شدید ہوں دل میں دعا کے لئے جوش۔ اضطراب اور کرب ہو تو بے اختیار انسان چلا اٹھتا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے مامور اور رسل ایسی اضطراری حرکات سے مستثنیٰ ہوتے ہیں انکے دل میں جوش۔ اضطراب۔ تذلل۔ انکسار سب کچھ ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حضور روتے چلاتے ہیں لیکن پاس والا معلوم نہیں کر سکتا۔ ہم نہیں بالجہر کرتے ہیں کبھی نہیں بھی نماز دونو طرح ہو جاتی ہے مگر سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے پر نماز نہیں ہوتی۔ رفع یدین کو روایتاً قوی جانتے ہیں عملاً ترک بھی ثابت ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے کی بھی ہے۔ اور عام طور پر نہیں کرتے ہیں۔ اور دونوں حالتوں میں نماز کا ہو جانا مانتے ہیں

۲۔ اس طریق پر دعا مانگنا درست ہے اور نزول حوادث کے وقت ثابت ہے۔

۳۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کی موت شہادت ہے لیکن ایمان ایک ایسی شے ہے کہ اس کا پورا اور اصل حال اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ یعنے اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ کون مومن ہے کون نہیں

۴۔ غیر مسلمان کے ساتھ تو کسی کو بھی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ ایک احمدی کو غیر احمدی کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں تو یاد رکھو کہ اگر احمدی امام ہو تو اسکے مقتدی خواہ غیر احمدی ہوں یا احمدی ایک احمدی انہیں شامل ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر امام غیر احمدی ہو تو ایک احمدی کو اسکے پیچھے نماز پڑھنی نہیں چاہیئے۔ اسکے متعلق خود حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحفہ گولڑیہ میں یہ عبارت لکھی ہے۔

اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنیوالے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص انکے پیچھے نماز پڑھے کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اما مکم منکم یعنے جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اسمیں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اسکی عزت نہیں۔

مراۃ الجہاد

گلدستہ

(یعنے بزرگان ملت کے کلام گوناگون پہول +)

(مخدوم الملتہ سے)

ظہر کی نماز سے پہلے حضرت مخدوم الملتہ مولوی عبدالکریم صاحب کی صحبت مین مجھے حاضر ہونے کی عزت حاصل تھی - فرمایا " ان کیفیات کو جو ہم خدا کے مسیح کی حالت مین دیکھتے ہین کیسطرح کسیکو دکھا سکین مجھے کہتے تھے کہ لوگ کہینگے کہ ہم نے ڈر کر مکان چہوڑ دیا ہے اور طاعون کے خوف سے بہاگے ہین - خدا تعالیٰ کے عذاب اور غضب کے سامنے دلیری سے کھڑا ہونا اور اس کا مقابلہ کرنا یہ تو بے باک دہریہ کا کام ہے خدا کے قہر کا مقابلہ کرنا یہ بہادری نہین ہے مومن ایسی بہادری پر لعنت بہیجتا ہے - مومن کا دل تو چڑیا کی طرح ہونا چاہئے جو ہر وقت دہڑکتا اور خوف کھاتا ہے - ہم ان یہ بالکل غلط ہے کہ ہم طاعون کیوجہ سے نکلے ہین - طاعون اگر اس شدت سے بھی پہیل جاتی کہ ہمارے اردگرد کیڑون کیطرح لوگ مرنے لگتے تو مین خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ الدار سے نکلنا مین معصیت سمجھتا تھا کیونکہ اسطرح خدا تعالیٰ کے اس نشان کی بے حرمتی تھی - مگر اب جو ہم نکلے ہین تو یہ خدا تعالیٰ کا ایک اور غضب ہے جو دنیا پر نازل ہوا ہے - الدار کی حفاظت کا وعدہ طاعون کے ساتھ ہے - ہم اسکی نخافراتی سے ڈرتے ہین - اور مومن کو ڈرنا چاہئے - اب ہم کو خدا تعالیٰ نے خود نکالا ہے معلوم نہین اسمین کیا سر ہے "

*

معلوم ہوتا ہے حضرت اقدس کوئی اشتہار لکہ رہے ہین فرمایا کہ کسقدر جوش اعلاء کلمتہ اللہ سے اس پاک وجود کو دیا گیا ہے یہی اسکی سچائی کی دلیل ہے - مخلوق پر اتمام حجت کرنے کو ہر وقت آمادہ رہتا ہے اور شفقت اسقدر ہے کہ اپنی جان پر تکلیفین برداشت کرتا ہے مگر دوسرون کے آرام اور بہلائی کو پسند کرتا ہے "

*

مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ زلزلے تھے جسقدر نشانات اسوقت ظاہر ہوتے ہین انپر **حملون** کا لفظ صادق نہین آتا جو اس الہام مین آیا ہے دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا اب اس الہام کے موافق تو دو ہی نشان ہین جنپر حملون کا لفظ بولا جاسکتا ہے ایک طاعون دوسرا زلزلہ - لیکن ہماری فراست کہتی ہے کہ ابہی کوئی اور حملہ بھی ہے "

*

خاکسار ایڈیٹر نے عرض کیا کہ اس قہری تجلی کو دیکہ کر حضرت مسیح موعود کی عظمت پیدا ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کو اس پاک **وجود** کی کسقدر قدر منظور ہے اس لئے وہ ایک عالم کو تہ و بالا کر دینا بھی پسند کرتا ہے اسپر فرمایا کہ آمین کیا شک ہے دراصل خدا تعالیٰ کو توانی توحید منظور ہے اس سے ذوق لیتا ہے پھر جس وجود کو توحید کا سچا مظہر اور موید دیکھتا ہے اس کیلئے اپنے سارے نظام کو تہ و بالا کر دینا بھی پسند کرتا ہے - مگر افسوس ہے اہل دنیا اس فلسفہ سے ناواقف ہین -

*

فرمایا جو لوگ دور رہتے ہین ان کو ہم اس بولتی ہوئی **تقویر** سے جو سبق لیتے ہین کسطرح سنا سکتے ہین - زبادہ سے زیادہ کلام اور باتین سناسکتے ہین مگر یہ **حال** کیونکر دکھائین - اسلئے معیت بھی بڑی ضروری شئے ہے اسکے حرکات و سکنات مین جو عالم بہرا ہوا ہے وہ تو دیکہنے ہی سے آسکتا ہے "

*

مکرمی سید امیر علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر سیالکوٹ (جو ایک پرانے مخلص اور رشید نوجوان مین اور حضرت اقدس کی محبت مین گداز ہوئے ہوئے ہین) نے حضرت اقدس کیلئے ایک لکھنے کا ڈیسک خاص ہدایت پر طیار کرایا ہے وہ پیش کیا - اس کا ذکر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی مجلس مین بھی آگیا شاہ صاحب کو مولوی صاحب ممدوح سے بھی خاص انس ہے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ایک آپ کیلئے بھی تیار کراؤن آپ کو بھی لکھنے پڑہنے کیلئے کاغذات کے رکھنے کے واسطے ضرورت ہے - اسپر فرمایا

آنچہ در کار دارم اکثرے درکار نیست

میںنے اپنی ضرورتون کو بہت ہی کم کردیا ہے مین جب کسی چیز کو لیتا ہون یا کسی دوست کو کہتا ہون تو پہلے اپنے اندر معاینہ کرتا ہون کہ کیا واقعی مجھے اس کی ضرورت ہے یا محض لالچ ہے جبتک مین واقعی ضرورت محسوس نکرلون مین ہرگز ہرگز اسکے لینے کی جرأت اور آرزو نہین کرتا اور جب مینے حضرت سے سنا ہے کہ دو ہی طرح آرزوئین پورا ہو سکتی ہین یا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے پورا کردے یا وہ آرزو ہی نہ رہے پس مین اب اس امر کیطرف متوجہ رہتا ہون کہ بہت آرزوئین ہی پیدا نہون -

*

"حکیم الامت سے"

۵ - اپریل ۱۹۰۵ء کو جو اشتہار الدعوت نام شایع ہوا اسکا مسودہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب پڑہ رہے تھے - جب اس مقام پر پہونچے کہ ہمنے ان تمام **علامتون کو اپنی آنکہون سے دیکہ لیا** تو حضرت حکیم الامت بے اختیار ہو کر سجدے مین گر پڑے خاکسار ایڈیٹر ان کے بالکل قریب تھا اور وہ ان باتون کو باریک نظر سے دیکہنے کا عادی ہے اس نے دیکہا کہ حکیم الامت دیرتک سجدے مین پڑے رہے اور جب سر اٹھایا چہرہ **زرد** ہوگیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ ہیبت و جبروت الہٰی اسپر غالب تھی اسکی بے نیازی پر ایمان تھا اور اس کے فضل پر سجدہ شکر پھر جب مولوی عبدالکریم صاحب اس مقام پر پہونچے کہ ہان یہ سچ ہے کہ نہ مین جسمانی طور پر آسمان سے اترا ہون اور نہ مین دنیا مین جنگ اور خونریزی کرنے کیلئے آیا ہون **بلکہ صلح کیلئے آیا ہون مگر مین خدا کیطرف سے ہون** تو علی الخصوص آپ نے پھر ایک لمبا سجدہ کیا - جو معلوم ہوتا تھا کہ اس توفیق کا شکریہ تھی جو خدا تعالیٰ نے حضرت امام علیہ السلام کی شناخت کی عطا کی - اور اسے ہمارے زمانہ مین بھیجا - والحمد للہ علی ذالک - اشتہار پڑہکر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی ایک لمبے سجدہ مین گر پڑے - جس سے مینے اندازہ کیا کہ کیسے پاک قلوب ہین جو متاثرات مین یکرنگی رکھتے ہین اللہم اجعلنا منہم - آمین

*

جوالامکھی کے تباہ ہونے کا ایک خط آیا - اسپر مجھے فرمایا کہ مجھے آج بہت بڑی خوشی ہوئی ہے اور مین دیرتک خدا کی حمد کرتا رہا اور سجدات شکر بجالایا - میرا دل عجیب جوش سے بہرا ہوا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی **توحید** کے قایم ہونے کے واسطے یہ مبارک **فال** ہے یہ **بت** ایسا بت تھا جس کیلئے دلائل بیان کئے جاتے تھے مجھے کامل یقین ہوگیا ہے **عفت الدیار محلہا و مقامہا** مین **الدیار** سے مراد ہی کانگڑہ کی **ویلی** ہے - یہ بڑا بھاری شرک کا مندر تھا - خدا تعالیٰ نے اسے تباہ کر دیا ہے - تم اسپر ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھو - مینے عرض کی کہ جناب ہی لکھین کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو خاص ذوق عطا فرمایا ہے - فرمایا نہین تم لکہو اسپر پھر مین نے عرض کی کہ مین چاہتا ہون کہ خواہ جناب چند سطر ہی لکھدین انمین برکت ہوگی - اسپر مین خاموش کرادونگا - چنانچہ آج دوسری جگہ جو لیڈر **کفر توڑا خدا خود آگرے** کے عنوان سے مینے لکھا ہے وہ حضرت حکیم الامتہ کی اسی تحریک کا نتیجہ ہے آپ نے چند سطور مجھے لکھدین اور حضرت امام کے حضور بھی سنا کر یہی کہا کہ تم اسے مکمل کرلو - اور حضرت امام علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا مین نے تعمیلاً ارشاد اس لیڈر کو لکھا ہے اسمین قبولیت اور برکت رکھدینا خدا تعالیٰ کا فضل اور فعل ہوگا -

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یاحی یاقیوم ملا الد الا انت - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و آلہ مع التسلیم - اما بعد غور کرو -

شرک ہی ایک ایسی بری بلا ہے جسکی نسبت الہٰی ارشاد ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ - اور شرک ہی ہے جسکو کہا گیا ہے - کہ لاعلمی اور جہالت پر اسکی بنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم - اور فرمایا لا تقف ما لیس لک بہ علم - اور شرک ہی ہے جو ظلم عظیم ہے - جیسے فرمایا ان الشرک لظلم عظیم - اور یہ بھی یاد رکھو کہ دنیا عبرت حاصل کرنیکا مقام ہے - یوم الفصل نہین - اس مختصر تمہید کے بعد سوچو - کہ شرک کے دلائل گو ہمیشہ نسج العنکبوت ہوا کرتے ہین مگر عوام مظاہر قدرۃ مین اعجوبہ کے ایسے گرویدہ ہو جاتے کہ کوئی عمدہ دلیل انکے لئے کارگر نہین ہوسکتی دیکہو جوالامکھی کا پہاڑ پنجاب بلکہ ہندوستان اور کشمیر مین اپنے اعجوبہ کے باعث ایک عظیم الشان معبد تہا اور طاعون کے دنون مین لوگ اس مکان کو امن یقین کرتے تھے اور صلیب پرست گو اس خیال سے نہین الا عمدہ آب و ہوا کیلئے وہان بہت ہی جمع تھے - اور [illegible] دی مخلوق کیلئے ماوا تھا ہی معبود تھین - وہان زلزلہ آیا اور وہی اعجوبہ ہوگیا

تفسیر القرآن مسیح الزمان

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

رحمان کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ اُن سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنے بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں اور تشبہ باخلاق رحمانی کرتے ہیں کیونکہ رحمان بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بیشمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس ان آیات میں خدا تعالیٰ نے اچھی طرح کھولدیا کہ رحمان کا لفظ ان معنوں کر کے خدا پر بولا جاتا ہے کہ اسکی رحمت وسیع عام طور پر ہر ایک برے بھلے پر محیط ہو رہی ہے جیسا ایک جگہ اور بھی اسی رحمت عام کیطرف اشارہ فرمایا ہے۔ عذابی اصیب به من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء یعنے میں اپنا عذاب جسکو لائق اس کے دیکھتا ہوں پہنچاتا ہوں اور میری رحمت نے ہر ایک چیز کو گھیر رکھا ہے اور پھر ایک اور موقعہ پر فرمایا۔ قل من یکلؤکم باللیل والنہار من الرحمٰن یعنے ان کافروں اور نافرمانوں کو کہہ کہ اگر خدا میں صفت رحمانیت کی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ تم اسکے عذاب سے محفوظ رہ سکتے یعنے اسی کی رحمانیت کا اثر ہے کہ وہ کافروں اور بے ایمانوں کو مہلت دیتا ہے اور جلد تر نہیں پکڑتا پھر ایک اور جگہ اسی رحمانیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اولم یروا الی الطیر فوقہم صافات ویقبضن ما یمسکہن الا الرحمٰن الجزو نمبر ۲۹ یعنے کیا ان لوگوں نے اپنے سر پر پرندوں کو اڑتے ہوئے نہیں دیکھا کہ کبھی وہ بازو کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں رحمٰن ہی ہے کہ انکو گرنے سے تھام رکھتا ہے یعنے فیضانِ رحمانیت ایسا عام ذی روحوں پر محیط ہو رہا ہے کہ پرندے بھی جو ایک پیسہ کے دو تین ملسکتے ہیں وہ بھی اس فیضان کے وسیع دریا میں خوشی اور سرور سے تیر رہے ہیں۔ اور چونکہ ربوبیت کے بعد اسی فیضان کا مرتبہ ہے اس جہت سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں رب العٰلمین کی صفت بیان فرما کر

پھر اس کے رحمان ہونے کی صفت بیان فرمائی تا ترتیب طبعی انکی ملحوظ رہے۔ تیسری قسم فیضان کی **فیضان خاص** ہے اسمیں اور فیضانِ عام میں یہ فرق ہے کہ فیضانِ عام میں مستفیض پر لازم نہیں کہ حصول فیض کے لئے اپنی حالت کو نیک بناوے اور اپنے نفس کو حجب ظلمانیہ سے باہر نکالے یا کسی قسم کا مجاہدہ اور کوشش کرے بلکہ اس فیضان میں جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں خدا تعالیٰ آپ ہی ہر ایک ذی روح کو اسکی ضروریات جن کا وہ حسب فطرت محتاج ہے عنایت فرماتا ہے اور بن مانگے اور بغیر کسی کوشش کے مہیا کر دیتا ہے لیکن فیضان خاص میں جہد اور کوشش اور تزکیہ قلب اور دعا اور تضرع اور توجہ الی اللہ اور دوسرا ہر طرح کا مجاہدہ جیسا کہ موقع ہو شرط ہے اور اس فیضان کو وہی پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے اور اسی پر وارد ہوتا ہے جو اس کے لئے محنت کرتا ہے اور اس فیضان کا وجود بھی ملاحظہ قانون قدرت سے ثابت ہے کیونکہ یہ بات نہایت بدیہی ہے کہ خدا کی راہ میں سعی کرنیوالے اور غافل رہنے والے دونو برابر نہیں ہو سکتے بلاشبہ جو لوگ دل کی سچائی سے خدا کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور ہر ایک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں ایک خاص رحمت ان کے شامل حال ہو جاتی ہے اس فیضان کے رو سے خدا تعالیٰ کا نام قرآن شریف میں رحیم ہے اور یہ مرتبہ صفت رحیمیت کا بوجہ خاص ہونے اور مشروط بہ شرائط ہونے کے مرتبہ صفت رحمانیت سے مؤخر ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اول صفت رحمانیت ظہور میں آئی ہے پھر بعد اس کے صفت رحیمیت ظہور پذیر ہوئی پس اس ترتیب طبعی کے لحاظ سے سورۃ فاتحہ میں صفت رحیمیت کو صفت رحمانیت کے بعد میں ذکر فرمایا اور کہا الرحمٰن الرحیم اور صفت رحیمیت کے بیان میں کئی مقامات قرآن شریف میں ذکر موجود ہے جیسا ایک جگہ فرمایا ہے وکان بالمؤمنین رحیما یعنے خدا کی رحیمیت صرف ایمانداروں سے خاص ہے جس سے کافر کو یعنے بے ایمان اور سرکش کو حصہ نہیں۔

اس جگہ دیکھنا چاہئے کہ خدا نے کیسی صفت رحیمیت کو مومن کے ساتھ خاص کر دیا لیکن رحمانیت کو کسی جگہ مومنین کے ساتھ خاص نہیں کیا اور کسی جگہ یہ نہیں فرمایا کہ کان بالمؤمنین رحمانا بلکہ جو مومنین سے رحمت خاص متعلق ہے ہر جگہ اسکو رحیمیت کی صفت سے ذکر کیا ہے پھر دوسری جگہ فرمایا ہے ان رحمت اللہ قریب من المحسنین یعنے رحیمیت الٰہی انہیں لوگوں سے قریب ہے جو نیکوکار ہیں پھر ایک اور جگہ فرمایا ہے ان الذین اٰمنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولٰئک یرجون رحمت اللہ واللہ غفور رحیم۔ یعنے جو لوگ ایمان لائے اور خدا کے لئے وطنوں سے یا نفس پرستیوں سے جدائی اختیار کی اور خدا کی راہ میں کوشش کی وہ خدا کی رحیمیت کے امیدوار ہیں اور خدا غفور اور رحیم ہے یعنے اسکا فیضانِ رحیمیت ضرور ان لوگوں کے شامل حال ہو جاتا ہے کہ جو اس کے مستحق ہیں کوئی ایسا نہیں جس نے اسکو طلب کیا اور نہ پایا ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

چوتھا قسم فیضان کا **فیضانِ اخص** ہے یہ وہ فیضان ہے کہ جو صرف محنت اور سعی پر مترتب نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے ظہور اور بروز کے لئے اول یہ شرط ہے کہ یہ عالم اسباب کہ جو ایک تنگ و تاریک جگہ ہے بکلی معدوم اور منعدم ہو جائے اور قدرت کاملہ حضرتِ احدیت کے بغیر آمیزش اسباب معتادہ کے برہنہ طور پر اپنا کامل چمکارا دکھلاوے کیونکہ اس آخری فیضان میں کہ جو تمام فیوض کا خاتمہ ہے جو کچھ پہلے فیضانوں کی نسبت عند العقل زیادتی اور کمالیت متصور ہو سکتی ہے وہ یہی ہے کہ یہ فیضان نہایت منکشف اور صاف طور پر ہو اور کوئی اشتباہ اور خفا اور نقص باقی نہ رہے یعنے نہ مفیض کے بالارادہ فیضان میں کوئی شبہ رہ جائے اور نہ فیضان کے حقیقی فیضان اور رحمت خالصہ اور کاملہ ہونے میں کچھ جائے کلام ہو بلکہ جس مالک قدیم کی طرف سے فیض ہوا ہے اسکی فیاضی اور جزا دہی روز روشن کیطرح کھل جائے اور شخص فیضیاب کو بطور حق الیقین یہ امر مشہود اور محسوس ہو کہ حقیقت میں وہ مالک الملک ہی اپنے ارادہ اور توجہ اور قدرت خاص سے ایک نعمتِ عظمیٰ اور لذت کبریٰ اسکو عطا کر رہا ہے اور حقیقت میں اسکو اپنے اعمال صالحہ کی ایک کامل اور دائمی جزا کہ جو نہایت اصفیٰ اور نہایت اعلیٰ اور نہایت مرغوب اور نہایت محبوب ہے مل رہی ہے کسی قسم کا امتحان اور ابتلا نہیں ہے اور ایسے فیضان اکمل اور اتم اور ابقیٰ اور اعلیٰ اور اجلیٰ سے متمتع ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس عالم ناقص اور مکدر اور کثیف اور تنگ اور منقبض اور ناپایدار اور مشتبہ الحال سے دوسرے عالم کیطرف انتقال کرے کیونکہ یہ فیضان تجلیات عظمیٰ کا مظہر ہے جس میں یہ شرط ہے کہ محسن حقیقی کا جمال بطور عریان اور بمرتبہ حق الیقین مشہود ہو اور کوئی

مرتبہ شہود اور ظہور اور یقین کا باقی نہ رہ جائے اور کوئی پردہ اسباب معتادہ کا درمیان نہ ہو اور ہر یک دقیقہ معرفت تامہ کا کمن قوت سے حیز فعل میں آجاوے اور نیز فیضان بھی ایسا منکشف اور معلوم الحقیقت ہو کہ اسکی نسبت خدا نے یہ ظاہر کر دیا ہو کہ وہ ہر ایک امتحان اور ابتلا کی کدورت سے پاک ہے اور نیز اس فیضان میں وہ اعلیٰ اور اکمل درجہ کی لذتیں ہوں جنکی پاک اور کامل کیفیت انسان کے دل اور روح اور ظاہر اور باطن اور جسم اور جان اور ہر ایک روحانی اور بدنی قوت پر ایسا اکمل اور ابقیٰ احاطہ رکھتی ہو کہ جس پر عقلاً اور خیالاً اور وہماً زیادت متصور نہ ہو اور یہ عالم کہ جو ناقص الحقیقت اور مکدر الصورت اور ہالکۃ الذات اور مشتبہ الکیفیت اور ضیق الظرف ہے ان تجلیات عظمیٰ اور انوار اصفیٰ اور عطیات دائمی کی برداشت نہیں کر سکتا اور وہ اشعہ تامہ کاملہ دائمہ اسمیں سما نہیں سکتے بلکہ اس کے ظہور کیلئے ایک دوسرا عالم درکار ہے کہ جو اسباب معتادہ کی ظلمت سے بکلی پاک اور منزہ اور ذات واحد قہار کی اقتدار کامل اور خالص کا مظہر ہے۔

ہاں اس فیضانِ اخص سے ان کامل انسانوں کو اسی زندگی میں کچھ حظ پہنچتا ہے کہ جو سچائی کی راہ پر کامل طور پر قدم مارتے ہیں اور اپنے نفس کے ارادوں اور خواہشوں سے الگ ہو کر بکلی خدا کی طرف جھک جاتے ہیں کیونکہ وہ مرنے سے پہلے مرتے ہیں اور اگرچہ بظاہر صورت اس عالم میں ہیں لیکن درحقیقت وہ دوسرے عالم میں سکونت رکھتے ہیں پس چونکہ وہ اپنے دل کو اس دنیا کے اسباب سے منقطع کر لیتے ہیں اور عادات بشریت کو توڑ کر اور یکبارگی غیر اللہ سے مونہہ پھیر کر وہ طریق جو خارق عادت ہے اختیار کر لیتے ہیں اس لئے خداوند کریم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہے اور بطور خارق عادت ان پر اپنے وہ انوار خاصہ ظاہر کرتا ہے کہ جو دوسروں پر بجز موت کے ظاہر نہیں ہو سکتے غرض بباعث امور مذکورہ بالا وہ اس عالم میں بھی فیضانِ اخص کے نور سے کچھ حصہ پا لیتے ہیں اور یہ فیضان ہر یک فیض سے خاص تر اور خاتمہ تمام فیضانوں کا ہے اور اسکو پانے والا سعادت عظمیٰ کو پہنچ جاتا ہے اور خوشحالی دائمی کو پا لیتا ہے کہ جو تمام خوشیوں کا سرچشمہ ہے اور جو شخص اس سے محروم رہا وہ ہمیشہ کے دوزخ میں پڑا اس فیضان کے بند سے

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنا نام **مالک یوم الدین** بیان فرمایا ہے دین کے لفظ پر الف لام لانے سے یہ غرض ہے کہ تا یہ معنے ظاہر ہوں کہ جزا سے مراد وہ کامل جزا ہے جسکی تفصیل قرآن مجید میں مندرج ہے اور وہ کامل جزا بجز تجلی مالکیت تامہ کے جو بعد معطل کرنے سلسلہ اسباب کو مستلزم ہے ظہور میں نہیں آسکتی چنانچہ اسی کی طرف دوسری جگہ بھی اشارہ فرما رکھا ہے **لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار** یعنے اس دن ربوبیت الٰہیہ بغیر توسط اسباب عادیہ کے اپنی تجلی آپ دکھائیگی اور یہی مشہود اور محسوس ہوگا کہ بجز قوت عظمی اور قدرت کاملہ حضرت باری تعالیٰ کے اور سب ہیچ ہیں تب سارا آرام و سرور اور سب جزا اور پاداش بنظر صاف و صریح خدا ہی کی طرف سے دکھلائی دیگا اور کوئی پردہ اور حجاب درمیان نہیں رہیگا اور کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں رہیگی تب جنہوں نے اس کیلئے اپنے تئیں منقطع کر لیا تھا وہ اپنے تئیں ایک کامل سعادت میں دیکھینگے کہ جو اُن کے جسم اور جان اور ظاہر اور باطن پر محیط ہو جائیگی اور کوئی حصہ وجود ان کے کا ایسا نہیں ہوگا کہ جو اس سعادت عظمی کے پانے سے بے نصیب رہا ہو اور اس جگہ مالک یوم الدین کے لفظ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اس روز راحت یا عذاب اور لذت یا درد جو کچھہ بنی آدم کو پہنچیگا اس کا اصل موجب خدا تعالیٰ کی ذات ہوگی اور مالک امر مجازات کا حقیقی طور پر وہی ہوگا یعنے اسی کا وصل یا فصل سعادت ابدی یا شقاوت ابدی کا موجب ٹھہریگا اس طرح پر کہ جو لوگ اسکی ذات پر ایمان لائے تھے اور توحید اختیار کی تھی اور اسکی خالص محبت سے اپنے دلون کو رنگین کر لیا تھا انپر انوار رحمت اس ذات کامل کے صاف اور آشکارا طور پر نازل ہونگے اور جنکو ایمان اور محبت الٰہیہ حاصل نہیں ہوئی وہ اس لذت اور راحت سے محروم رہینگے اور عذاب الیم میں مبتلا ہو جائینگے۔ یہ فیوض اربعہ ہیں جنکو ہم نے تفصیل وار لکھدیا ہے اب ظاہر ہے کہ صفت رحمان کو صفت رحیم پر مقدم رکھنا نہایت ضروری اور مقتضائے بلاغت کاملہ ہے کیونکہ صحیفہ قدرت پر جب نظر ڈالی جائے تو پہلے پہل خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت پر نظر پڑتی ہے پھر اسکی رحمانیت پر پھر اسکی رحیمیت پر پھر اوسکے مالک یوم الدین ہونے پر اور کمال بلاغت اسی کا نام ہے

کہ جو صحیفہ فطرت میں ترتیب ہو وہی ترتیب صحیفہ الہام میں بھی ملحوظ رہے کیونکہ کلام میں ترتیب قدرتی کو منقلب کرنا گویا قانون قدرت کو منقلب کرنا ہے اور نظام طبعی کو الٹا دینا ہی کلام بلیغ کیلئے یہ نہایت ضروری ہے کہ نظام کلام کا نظام طبعی کے ایسا مطابق ہو کہ گویا اسکی عکسی تصویر ہو اور جو امر طبعاً اور وقوعاً مقدم ہو اسکو وضعاً بھی مقدم رکھا جائے سو آیت موصوفہ میں یہ اعلیٰ درجہ کی بلاغت ہے کہ باوجود کمال فصاحت اور خوش بیانی کے واقعی ترتیب کا نقشہ کھینچکر دکھلا دیا ہے اور وہی طرز بیان اختیار کی ہے جو کہ ہر ایک صاحب نظر کو نظام عالم میں بدیہی طور پر نظر آرہی ہے کیا یہ نہایت سیدھا راستہ نہیں ہے کہ جس ترتیب سے فعال الٰہی صحیفہ فطرت میں واقع ہیں اسی ترتیب سے صحیفہ الہام میں بھی واقعہ ہوں سو ایسی عمدہ اور پر حکمت ترتیب پر اعتراض کرنا حقیقت میں انہیں اندھوں کا کام ہے جنکی بصیرت اور بصارت دونوں یکبارگی جاتی رہی ہیں۔

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

اب ہم پھر تقریر کو دوہراکر اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ جو کچھہ خدا تعالیٰ نے سورۃ ممدوحہ میں رب العلمین کی صفت سے لیکر مالک یوم الدین تک بیان فرمایا ہے یہ حسب تصریحات قرآن شریف میں چار عالیشان صداقتیں ہیں جنکا اس جگہ کھولکر بیان کرنا قرین مصلحت ہے۔ پہلی صداقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ رب العلمین ہے یعنے عالم کے اشیاء میں سے جو کچھہ موجود ہے سب کا رب اور مالک خدا ہے اور جو کچھہ عالم میں نمودار ہو چکا ہے اور دیکھا جاتا ہے یا ٹٹولا جاتا ہے یا عقل اسپر محیط ہو سکتی ہے وہ سب چیزیں مخلوق ہی ہیں اور ہستی حقیقی بجز ایک ذات حضرت باری تعالیٰ کے اور کسی چیز کے لئے حاصل نہیں غرض عالم بجمیع اجزائہ مخلوق اور خدا کی پیدایش ہے اور کوئی چیز اجزاے عالم میں سے ایسی نہیں کہ جو خدا کی پیدایش نہ ہو اور خدا تعالیٰ اپنی ربوبیت تامہ کے ساتھہ عالم کے ذرہ ذرہ پر متصرف اور حکمران ہے اور اسکی ربوبیت ہر وقت کام میں لگی ہوئی ہے یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ دنیا کو بناکر اس کے انتظام سے الگ ہو بیٹھا ہو اور اسے نیچر کے قاعدہ کے ایسا سپرد کیا ہے کہ خود کسی کام میں دخل بھی نہیں دیتا اور جیسے کوئی کل بعد بنائے جانے کے پھر بنانیوالے سے بے علاقہ ہو جاتی ہے ایسا ہی مصنوعات

صانع حقیقی سے بے علاقہ ہیں بلکہ وہ رب العالمین اپنی ربوبیت تامہ کی آب پاشی ہر وقت برابر تمام عالم پر کر رہا ہے اور اسکی ربوبیت کا مینہہ بالاتصال تمام عالم پر نازل ہو رہا ہے اور کوئی ایسا وقت نہیں کہ اس کے رشح فیض سے خالی ہو بلکہ عالم کے بنانے کے بعد بھی اس مبدا فیوض کی فی الحقیقت بلا ایک ذرہ تفاوت کے ایسی ہی حاجت ہے کہ گویا ابھی تک اس نے کچھہ بھی نہیں بنایا اور جیسا دنیا اپنے وجود اور نمود کیلئے اسکی ربوبیت کی محتاج تھی ایسا ہی اپنے بقا اور قیام کیلئے اسکی ربوبیت کی حاجتمند ہے وہی ہے جو ہر دم دنیا کو سنبھالے ہوئے ہے اور دنیا کا ہر ذرہ اسی سے تر و تازہ ہے اور وہ اپنی مرضی اور ارادہ کے موافق ہر چیز کی ربوبیت کر رہا ہے یہ نہیں کہ بلا ارادہ کسی شے کی ربوبیت کا موجب ہو غرض آیات قرآنی کے رو سے جنکا خلاصہ ہم بیان کر رہے ہیں اس صداقت کا یہ منشاء ہے کہ ہر یک چیز کہ جو عالم میں پائی جاتی ہے وہ مخلوق ہے اور اپنے تمام کمالات اور اپنے تمام حالات اور اپنے تمام اوقات میں خدا تعالیٰ کی ربوبیت کی محتاج ہے اور کوئی روحانی یا جسمانی ایسا کمال نہیں ہے جسکو کوئی مخلوق خود بخود اور بغیر ارادہ خاص اس متصرف مطلق کے حاصل کر سکتا ہو۔ اور نیز حسب توضیح اسی اسم پاک کے اس صداقت اور ایسا ہی دوسری صداقتوں میں یہ معنے بھی ملحوظ ہیں کہ رب العلمین وغیرہ صفتیں جو خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں یہ اسی کی ذات واحد لاشریک سے خاص ہیں اور کوئی دوسرا انمیں شریک نہیں جیسا کہ اس سورۃ کے پہلے فقرہ میں یعنے الحمد للہ میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ تمام محامد خدا ہی سے خاص ہیں۔ دوسری صداقت رحمان ہے کہ جو بعد رب العلمین بیان فرمایا گیا اور رحمان کے معنے جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں یہ ہیں کہ جسقدر جاندار ہیں خواہ ذی شعور اور خواہ غیر ذی شعور اور خواہ نیک اور خواہ بد ان سب کے قیام اور بقاء وجود اور بقائے نوع کیلئے اور انکی تکمیل کیلئے خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت عامہ کے رو سے ہر یک قسم کے اسباب مطلوبہ میسر کر دیئے ہیں اور ہمیشہ میسر کرتا رہتا ہے اور یہ عطیہ محض ہے کہ جو کسی عامل کے عمل پر موقوف نہیں۔ تیسری صداقت رحیم ہے کہ جو بعد رحمن کے مذکور ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ سعی کرنیوالوں کی سعی پر بمقتضائے رحمت خاصہ ثمرات حسنہ مترتب کرتا ہے تو بہ

کرنیوالوں کے گناہ بخشتا ہے مانگنے والوں کو دیتا ہے کھٹکھٹانے والوں کیلئے کھولتا ہے۔ چوتھی صداقت جو سورۃ فاتحہ میں مندرج ہے مالک یوم الدین ہے یعنے کمال و کامل جزا سزا کہ جو ہر یک قسم کے امتحان و ابتلا اور توسط اسباب غفلت افزا سے منزہ ہے اور ہر یک کدورت اور کثافت اور شک اور شبہ اور نقصان سے پاک ہے اور تجلیات عظمی کا مظہر ہے اس کا مالک بھی وہی اللہ قادر مطلق ہے اور وہ اس بات سے ہرگز عاجز نہیں کہ اپنی کامل جزا کو جو دن کیطرح روشن ہے ظہور میں لاوے اور اس صداقت عظمی کے ظاہر کرنے سے حضرت احدیت کا یہ مطلب ہے کہ تا ہر یک نفس پر بطور حق الیقین امور مفصلہ ذیل کھل جائیں۔ اول یہ امر کہ جزا و سزا ایک واقعی اور یقینی امر ہے کہ جو مالک حقیقی کی طرف سے اور اسی کے ارادہ خاص سے بندوں پر وارد ہوتا ہے اور ایسا کھل جانا دنیا میں ممکن نہیں کیونکہ اس عالم میں یہ بات عام لوگوں پر ظاہر نہیں ہوتی کہ جو کچھہ خیر و شر و راحت و رنج پہنچ رہا ہے وہ کیوں پہنچ رہا ہے اور کس کے حکم و اختیار سے پہنچ رہا ہے اور کسی کو اُن میں سے یہ آواز نہیں آتی کہ وہ اپنی جزا پا رہا ہے اور کسی پر بطور شہود و محسوس منکشف نہیں ہوتا کہ جو کچھہ وہ بھگت رہا ہے حقیقت میں وہ اس کے عملوں کا بدلہ ہے۔ دوسرے اس صداقت میں اس امر کا کھلنا مطلوب ہے کہ اسباب عادیہ کچھہ چیز نہیں ہیں اور فاعل حقیقی خدا ہے اور وہی ایک ذات عظمی ہے کہ جو جمیع فیوض کا مبدا اور ہر یک جزا سزا کا مالک ہے۔ تیسرے اس صداقت میں اس بات کا ظاہر کرنا مطلوب ہے کہ سعادت عظمی اور شقاوت عظمی کیا چیز ہے یعنے سعادت عظمی وہ فوز عظیم کی حالت ہے کہ جب لذت اور سرور اور لذت اور راحت انسان کے تمام ظاہر و باطن اور تن اور جان پر محیط ہو جاوے اور کوئی عضو اور قوت اس سے باہر نہ رہے اور شقاوت عظمی وہ عذاب الیم ہے کہ جو باعث نافرمانی اور ناپاکی اور بعد اور دوری کے دلوں سے مشتعل ہو کر بدنوں پر مستولی ہو جاوے اور تمام وجود فی النار والسقر معلوم ہو۔ اور یہ تجلیات عظمی اس عالم میں ظاہر نہیں ہو سکتیں۔

باقی آئندہ

حضرت حجۃ اللہ کی تقریر جلسۃ الوداع کی تقریب پر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

یہہ تو ممکن ہے کہ ہزاروں ہزار انسان ملہم ہونیکا دعویٰ کریں اور اثبات نبوت اور کلام الٰہی کی محبت قائم کرنیکے واسطے یہ ضروری امر ہے مگر امر نبوت میں مقصود بالذات ایک اور امر ہوتا ہے جو خاص نبیوں سے مخصوص ہوتا ہے۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی شئے آتی ہے تو اسکے لوازم اسکے ساتھہ ہوتے ہیں یہ نہیں کہ وہ لوازم سے الگ ہو مثلاً جب کھانا آئیگا تو اسکے لوازم ساتھہ ہی ہونگے ہر قسم کے برتن۔ پانی یہانتک کہ خلال بھی دیدیں گے۔ اسیطرح پر لوازمات نبوت اسکے ساتھہ ہوتے ہیں اور منجملہ انکے ایک یہ بھی ہے کہ کلام نفسانی کا سلسلہ بالکل ختم ہوجاتا ہے اور یہ امر اصل کیفیت کے لوازم میں سے ہے اور اسکے آثار و علامات کی دلیل وہ پیشگوئیاں ہوتی ہیں جو خدا تعالےٰ انہیں عطا کرتا ہے۔

یہہ بھی یاد رکھو کہ نبیوں کا ایک اور نام آسمان پر ہوتا ہے جس سے دوسرے لوگ آشنا بھی نہیں ہوتے اور بعض وقت جب وہ آسمانی نام دنیا میں پیش ہوتا ہے تو لوگوں کو ٹھوکر لگ جاتی ہے مثلاً میرے ہی معاملہ میں خدا نے میرا نام **مسیح ابن مریم** بھی رکھا ہے۔ بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارا نام تو **غلام احمد** (علیہ الصلوٰۃ والسلام ایڈیٹر) ہے۔ وہ اس راز کو سمجھہ نہیں سکتے یہ اسرار نبوت میں سے ایک بات ہے۔

غرض

جب دونو قسم کے جھوٹے مکالمے ختم ہوجاتے ہیں تو پھر دل بولتا ہے ہر وقت بولتا رہتا ہے۔ حرکت کرتا ہے تب بھی اس سے آواز آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہزاروں ہزار لوگ اسکے پاس اور اور قسم کی باتوں میں مشغول ہوں یہ اپنے اس سلسلہ میں لذت پاتا ہے۔ اور اپنے محبوب سے کلام کرنے میں مصروف ہوتا ہے یہی وجہ انکی جمعیت قلب کی ہوتی ہے کوئی شور و شر اسکو پراگندہ نہیں کرسکتا۔ عام طور پر ایک عاشق چاہتا ہے کہ وہ اپنے معشوق اور محبوب کے حسن و جمال پر پوری اطلاع پاوے اور ہر وقت اس سے کلام کریں مگر یہہ سب کچھہ [illegible] ہے اور یہ خواہشیں ذلیل ہیں مگر خدا تعالےٰ کے ساتھہ محبت کرنے والا اور اسکے عشق میں گم شدہ قوم [illegible] ان کی ان جھوٹے اور فانی عاشقوں کے عشق سے کہیں بڑھ کر اپنے اندر جوش رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا وہ ہے جو جھکنے والوں کی طرف جھکتا ہے یہانتک کہ اس سے زیادہ توجہ کرتا ہے خدا کی طرف آنیوالا اگر معمولی چال سے چلتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسکی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ پس ایسے خدا کی طرف جسکی توجہ ہو جاوے اور وہ اس کی محبت میں کھویا جاوے وہ **محبت** اور عشق الٰہی کی آگ ان امانی اور نفسانی خیالات کو جلا دیتی ہے پھر انکے اندر روح ناطق ہوجاتی ہے اور پاک نطق جو ادھر سے شروع ہوتا ہے وہ خدا تعالےٰ کا نطق ہوتا ہے دوسرے رنگ میں یہہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہہ دعا کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ اسکو جواب دیتا ہے۔ پس یہ ایک کمال نبوت ہے اور **انعمت علیہم** میں کہا گیا ہے۔ اسلئے جب انسان اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی دعا مانگے تو اس کے ساتھہ ہی یہ امر پیش نظر رہے کہ اس کمال نبوت کو حاصل کرے۔

پھر دوسرا کمال صدیقوں کا کمال ہے **صدیق** مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یعنے جو بالکل راستبازی میں فنا شدہ ہو۔ اور کمال درجہ کا پابند راستبازی اور عاشق صادق ہو۔ اس وقت وہ صدیق کہلاتا ہے۔ یہ ایک ایسا مقام ہے جب ایک شخص اس درجہ پر پہنچتا ہے تو وہ ہر قسم کی صداقتوں اور راستبازیوں کا مجموعہ اور انکو کشش کرنیوالا ہوجاتا ہے جسطرح پر آتشی شیشہ سورج کی شعاعوں کو اپنے اوپر جمع کرلیتا ہے اسیطرح پر صدیق کمالات صداقت کا جذب کرنے والا ہوتا ہے۔ بقول شخصے۔

زر زر کشد در جہان گنج گنج

جب ایک شے بہت بڑا ذخیرہ پیدا کرلیتی ہے تو اسی قسم کی اشیاء کو جذب کرنیکی قوت اسمیں پیدا ہوجاتی ہے۔

صدیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہہ ہے کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھہ کر اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا ہے اور صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کردیتا ہے اور ہر قسم کے رجس اور پلیدی سے جو جھوٹ کے ساتھہ وابستہ ہوتی ہے دور بھاگتا ہے اور عہد کرلیتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولونگا نہ جھوٹی گواہی دونگا۔ اور جذبہ نفسانی کے رنگ میں کوئی جھوٹا کلام نہ کرونگا۔ نہ لغو طور پر نہ کسب خیر کے لئے نہ دفع شر کے لئے یعنے کسی رنگ اور حالت میں بھی جھوٹ کو اختیار نہیں کرونگا۔ جب اس حد تک وعدہ کرتا ہے تو گویا اِیَّاکَ نَعْبُدُ پر وہ ایک خاص عمل کرتا ہے اور وہ عمل اعلےٰ درجہ کی عبادت ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے آگے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہے خواہ یہ اسکے مونہہ سے نکلے یا نہ نکلے لیکن اللہ تعالےٰ جو مبدء الفیوض اور **صدق** اور **راستی** کا چشمہ ہے اسکو ضرور مدد دیگا اور صداقت کے اعلےٰ اصول اور حقایق اسپر کھولدیگا جیسے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ کوئی تاجر جو اچھے اصولوں پر چلتا ہے اور راستبازی اور دیانتداری کو ہاتھہ سے نہیں دیتا اگرچہ وہ ایک پیسہ سے تجارت کرے اللہ تعالےٰ اسے ایک پیسہ کے لاکھوں لاکھہ روپیہ دیتا ہے۔

اسیطرح پر جب عام طور پر انسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو اپنا شعار بنا لیتا ہے تو وہی **راستی** امر عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خدا تعالےٰ کو دکھا دیتی ہے۔ اور وہ صدق مجسم قرآن کریم ہے اور وہ صدق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے ایسا ہی خدا تعالےٰ کے مامور و مرسل **حق اور صدق** ہوتے ہیں پس وہ اس صدق تک پہونچ جاتے ہیں تب اون کی آنکھہ کھلتی ہے اور ایک خاص بصیرت ملتی ہے جس سے **معارف** قرآنی کھلنے لگتے ہیں۔

میں اسبات کے ماننے کے واسطے کبھی طیار نہیں ہوں کہ وہ شخص جو صدق سے محبت نہیں رکھتا اور راستبازی کو اپنا شعار نہیں بناتا وہ قرآن کریم کے معارف کو سمجھہ بھی سکے اسواسطے کہ اسکے قلب کو مناسبت ہی نہیں یہ تو **صدق** کا چشمہ ہے اس سے وہی پی سکتا ہے جس کو **صدق** سے محبت ہو۔

اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ معارف قرآنی صرف اسی بات کا نام نہیں کہ کبھی کسی نے کوئی نکتہ بیان کردیا اسکی تو وہی مثال ہے

گاہ باشد کہ کودکِ نادان
بغلط بر ہدف زند تیرے

نہیں قرآنی **حقائق** اور **معارف** کے بیان کرنے کے لئے قلب کو مناسبت اور کشش اور تعلق حق اور صدق سے ہوجاتا ہے پھر یہانتک اس میں ترقی اور کمال ہوتا ہے کہ وہ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی کا مصداق ہوجاتا ہے۔

اسکی نگاہ جب پڑتی ہے صدق پر ہی پڑتی ہے اسکو ایک خاص قوت اور امتیازی طاقت دی جاتی ہے جس سے وہ حق و باطل میں فی الفور امتیاز کرلیتا ہے۔ یہانتک کہ اسکے دل میں ایک قوت آجاتی ہے جو ایسی تیز حس ہوتی ہے کہ اسے دور سے ہی باطل کی بو آجاتی ہے یہی وہ سِر ہے جو لَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ میں رکھا گیا ہے۔ حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہوسکتا۔ نابکار دنیادار کہتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں ہوتا۔ یہہ ایک بیہودہ گوئی ہے اگر سچ سے گذارہ نہیں ہوسکتا تو جھوٹ سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔ افسوس ہے کہ یہ بدبخت **خدا کی قدر نہیں کرتے** وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالےٰ کے فضل کے بدوں گذارہ نہیں ہوسکتا۔ وہ اپنا معبود اور **مشکل کشا** جھوٹ کی نجاست کو سمجھتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھہ وابستہ کرکے قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ ہم ایک قدم کیا ایک سانس بھی خدا کے فضل کے بغیر نہیں لے سکتے۔ ہمارے جسم میں کیا کیا قوےٰ ہیں لیکن کیا ہم اپنی طاقت سے کیا کرسکتے ہیں؟ کچھہ بھی نہیں۔

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کو چھوڑتے ہیں انکا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اسکے یہہ معنے نہیں ہیں کہ ہاتھہ پیر توڑ کر بیٹھہ رہنے کا نام خدا پر بھروسہ ہے اسباب سے کام لینا اور خدا تعالےٰ کے عطا کردہ قوےٰ کو کام میں لگانا یہہ بھی خدا تعالےٰ کی قدر ہے جو لوگ ان قوےٰ سے کام نہیں لیتے اور منہ سے کہتے ہیں کہ ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہیں وہ بھی جھوٹے ہیں وہ خدا تعالےٰ کی قدر نہیں کرتے خدا تعالےٰ کو آزماتے ہیں اور اس کی عطا کی ہوئی قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اسطرح پر اسکے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے مفہوم سے دور جا پڑتے ہیں اسپر عمل نہیں کرتے اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا ظہور چاہتے ہیں۔ یہہ مناسب نہیں جہاں تک ممکن اور طاقت ہو رعایت اسباب کرے لیکن ان اسباب کو اپنا **معبود** اور مشکل کشا قرار نہ دے بلکہ کام لیکر پھر تفویض الی اللہ کرے اور اسبات پر سجدات شکر بجالائے کہ اسی خدا نے وہ قوےٰ اور طاقتیں اسکو عطا فرمائی ہیں۔

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح الزمانؑ کی ڈائری

قبل ظہر۔ (۲۷ مارچ)

ظہر کی اذان ہو چکنے کے بعد اعلیٰ حضرت تشریف لائے۔ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں نے شرف زیارت پایا۔ ازان بعد حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم صاحب نے بابو عطاء الٰہی صاحب سٹیشن ماسٹر کی طرف سے حصول اجازت کے لئے عرض کیا۔ آپ نے بابو عطاء الٰہی صاحب کو بلا کر فرمایا۔

کہ مئی جون۔ جولائی وغیرہ مہینوں میں کوئی موقع یہاں رہنے کے لئے نکالنا چاہئے۔ آئندہ جب رخصت لو تو ان مہینوں کو مد نظر رکھ لینا۔

اسکے بعد حضرت مخدوم الملۃ نے عرض کیا کہ میں نے حضور کا وہ خط اخبار میں شائع کرنے کو دیدیا ہے اور اسپر ایک مضمون بھی لکھدیا ہے (یہہ اس خط کی طرف اشارہ ہے جو نمبر ۱۱ جلد ۹ صفحہ ۸ پر درج ہے) فرمایا بہت اچھا کیا۔

ایک شخص نے اپنے مشکلات کے لئے عرض کی فرمایا استغفار کثرت سے پڑھا کرو۔ اور نماز دن میں یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یا ارحم الراحمین پڑھو۔

پھر اس نے عرض کیا کہ استغفار کتنی مرتبہ پڑھوں فرمایا کوئی تعداد نہیں کثرت سے پڑھو یہانتک کہ ذوق پیدا ہو جاوے اور استغفار کو منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ سمجھکر پڑھو خواہ اپنی زبان میں ہی ہو اسکے معنے یہ ہیں کہ اے اللہ مجھے گناہوں کے برے نتیجوں سے محفوظ رکھ اور آئندہ گناہوں سے بچا

ازان بعد خاکسار ایڈیٹر الحکم نے مولوی مشرف الدین احمد صاحب کے صاحبزادہ کے لئے دعا کے واسطے عرض کیا۔ فرمایا انکا خط بھی آیا ہے۔ انکو لکھدو کہ یاد دلاتے رہیں۔ اور پھر وہ خواب بیان کیا جو کسی دوسری جگہ درج ہو چکا ہے۔

اسکے بعد آپنے نماز باجماعت ادا کی۔ اور معمول کے موافق تشریف لے گئے۔ (حضرت اقدس ظہر کی سنتیں عموماً گھر جاکر پڑھا کرتے ہیں ایڈیٹر)

مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ کل جب میں اٹھا تو میری زبان پر یہہ جاری تھا جو حضور کا الہام ہے۔ آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ کل مجھے الہام ہوا تھا **چودھری رستم علی** اسکے ساتھ اور کچھ نہیں تھا۔

قبل ظہر (یکم اپریل ۱۹۰۵ء)

اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظہر سے پیشتر تھوڑی دیر مجلس فرمائی۔

فرمایا کہ عصر کے بعد میری طبیعت خراب ہو جاتی ہے میں اسلئے شام کو آ نہیں سکتا۔

مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ کو کثرت پیشاب کی دو تین دن سے پھر شکایت ہوگئی ہے اور آج اعلیٰ حضرتؑ نے ان کا قارورہ منگوا کر دیکھا تھا جو کثیر مقدار میں تھا اس کے متعلق مولوی عبدالکریم صاحب کو مخاطب کرکے جو کچھ فرمایا اس سے آپکی کمال شفقت اور ہمدردی کا ثبوت ملتا ہے اسلئے میں خلاصۃً اسے اپنے الفاظ میں درج کرتا ہوں۔

فرمایا میں آپ کا پیشاب دیکھکر بہت حیران ہو گیا میں نے تو اسکے بعد دعا ہی شروع کردی اور انشاء اللہ بہت دعا کرونگا مجھے چونکہ خود کثرت پیشاب کی شکایت ہے میں جانتا ہوں کہ کسقدر تکلیف ہوتی ہے دل گھٹتا ہے اور پنڈلیوں میں درد ہونے لگتا ہے بہت بے چینی اور گھبراہٹ ہو جاتی ہے میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس رسالہ کو ختم کر لینے کے بعد کچھ دنوں تک صرف دعا ہی میں لگا رہونگا۔

میں نے جو گولی آپ کو بنا کر دی تھی وہ مفید ثابت ہوئی تھی آپ اسکا استعمال کریں میں پھر دونگا اور ختم ہونے پر اور دواطیار ہو سکتی ہے۔ آپ اس دوا کو کثرت سے کھائیں وہ اس مرض میں بہت مفید ہے اور میں انشاء اللہ بہت دعا کرونگا۔

آپکے اس پیشاب کو دیکھکر مجھے تو حیرت ہی ہوئی کہ آپ کس طرح التزام کے ساتھ نمازوں میں آتے ہیں اور آپکی آواز سے بھی معلوم نہیں ہوتا کہ آپکو شکایت ہے۔

اسپر حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ حضور کی دعا ہی ہے جو اس ہمت اور استقلال سے میں حاضر ہوتا ہوں۔ ورنہ بعض اوقات قریب بغش ہو جاتا ہوں

پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ میں بہت دعا کرونگا مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضور کی عافیت چاہیئے۔ فرمایا عافیت ہوہی جاتی ہے جب میں آپکے لئے دعا کروں حدیث میں آیا ہے من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکا مددگار ہو جاتا ہے

اس کے بعد فرمایا کل الہام ہوا تھا۔ **محمونا نار جہنم** اللہ تعالیٰ کے کلام میں یہ عجیب بات ہوتی ہے کہ بعض اوقات صرفی نحوی ایسی ترکیب پر اعتراض کرا ٹھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کے ماتحت تو نہیں ہے۔ طاعون کو بھی نار جہنم کہا ہے پہلے بھی ایک الہام ہوا تھا یاتی علی جہنم زمان لیس فیہا احد اس کے بعد آپنے نماز ظہر جماعت کے ساتھ معمول کے موافق ادا کی اور آپ تشریف لے گئے۔

"حسن معاشرت پر اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کا ایک خط"

ذیل میں اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خط میں درج کرتا ہوں۔ یہ خط برادرم سید خصیلت علی شاہ صاحب غفر اللہ لہ کے نام ہے۔ افسوس کہ اس پر تاریخ نہیں۔ یہ خط انشاء اللہ ہماری جماعت کے اکثر افراد کیلئے نہایت ہی مفید اور بابرکت ہوگا میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ جس شخص کے پاس حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرامت نامجات ہوں وہ میرے پاس اصل یا نقل ضرور بھیجدیں کیونکہ میں مکتوبات احمدیہ مرتب کر رہا ہوں۔ اور اسطرح وہ والا نامے نہ صرف یکجا محفوظ ہو جائینگے بلکہ بہتوں کے نفع کا موجب ہونگے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی

محبی اخویم سید خصیلت علی شاہ صاحب سلمہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ آپکا عنایتنامہ چندروز ہوئے کہ پہونچا تھا مجھکو معلوم نہیں کہ میں نے جواب لکھدیا تھا یا نہیں غالباً یہی خیال تھا کہ جواب لکھدیا گیا تھا۔ اب باعث تکلیف دہی یہ ہے کہ میں نے بعض آپکے سچے دوستوں کی زبانی جو درحقیقت آپ سے تعلق اخلاص اور محبت اور حسن ظن رکھتے ہیں سنا ہے کہ امور معاشرت میں جو بیویوں اور اہل خانہ سے کرنی چاہئے کسیقدر آپ شدت رکھتے ہیں یعنے غیظ و غضب کے استعمال میں بعض اوقات اعتدال کا اندازہ ملحوظ نہیں رہتا۔ میں نے اس شکایت کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھا کیونکہ اول تو بیان کرنیوالے آپ کی تمام صفات حمیدہ کے قائل اور دلی محبت آپ سے رکھتے ہیں اور دوسری چونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت قسام ازلی نے دے رکھی ہے اور ذرہ ذرہ سی باتوں میں تادیب کی نیت سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں مگر چونکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے اسلئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس تاکید سے کسیقدر اطلاع کروں اللہ جلشانہ فرماتا ہے عاشروھن بالمعروف یعنے اپنی بیویوں سے تم ایسے معاشرت کرو جسمیں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو بلکہ انکو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیرکم خیرکم باھلہ یعنے تم میں سے بہتر وہ انسان ہے جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے۔ اور حسن معاشرت کے لئے اسقدر تاکید ہے کہ میں اس خط میں لکھ نہیں سکتا۔ عزیز من انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جسکو خدا نے اس کے حوالہ کردیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر یک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے نرمی برتنی چاہیئے اور ہر یک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جسکو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجا لاتا ہوں اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے بیویوں پر رحم کرنا چاہیئے اور انکو دین سکھلانا چاہیئے درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اسکی بیوی ہے میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے شاید معصیت ہوگی کہ مجھ سے ایسا ہوا تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے تو مجھے معاف فرماویں اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں سو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی ایسا ہی کرینگے ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسقدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ

پہلی سہ ماہی گذر چکی ہے معاونین توجہ کریں وی پی جاری ہو رہے ہیں وصول فرما دیں

قہری نشان زلزلہ پر اخبار کیا کہتے ہیں

چونکہ زلزلہ کا ایک عظیم الشان قہری نشان ظاہر ہوا ہے اسلئے اس کے متعلق جو کچھ اخبارات کی رائیں ہیں وہ یکجا ہوں نمبر دری میں۔ ایڈیٹر

قرب قیامت

سورج کا بے نور ہو جانا ہمری کا پھیلنا۔ قحط کا آثار۔ ندیوں سے فصلوں کا برباد ہونا۔ ایک بادشاہت کا دوسری بادشاہت پر فوج کشی کرنا یہ تمام باتیں جو آجکل پے درپے ظہور میں آرہی ہیں قیامت کی ان چھوٹی چھوٹی نشانیوں میں سے ہیں جنکی پیشین گوئی کی جا چکی ہے۔ ان نشانیوں کی علاوہ آندھیوں اور بگولوں کی موجودگی اور سخت خوفناک زلزلوں کی آمد سے اس بات کا یقین ہو جاتا ہے۔ کہ قیامت جو ہر چند کہ ہر ساعت کی گذرنے پر نزدیک ہی ہوتی جاتی تھی۔ اب وہ بہت ہی قریب آگئی ہے۔ اور ۴۔ اپریل کا زلزلہ اس خوفناک منظر کی شہادت دے رہا ہے۔ جو قرب قیامت کی آئندہ خوفناک نشانیوں کی ظاہر ہونے پر دنیا کو دیکھنا پڑے گا۔ یہ دل دہلانیوالا بربادکن زلزلہ چھ اور ۱/۲ ۶ بجے کے درمیان شملہ۔ منصوری۔ ڈلہوزی۔ ڈیرہ دون۔ مری۔ دھرم سالہ۔ پٹیالہ۔ مالیرکوٹلہ۔ کرم آباد۔ وزیر آباد۔ مدراس۔ جالندھر۔ فیروز پور۔ سیالکوٹ۔ طالب پور ضلع گورداسپور۔ اور تقریباً صوبہ جات متحدہ کے ہر مقام پر محسوس ہوا۔ بعض مقامات میں سہ پہر اور رات تک بھی متواتر زلزلے آئے۔ چنانچہ منصوری اور [illegible] پور میں ۷ ڈیرہ دون ۶۔ وزیر آباد ۷۔ اور پٹیالہ میں ۱۲ مرتبہ زلزلہ آیا۔ مگر انمیں پہلا زلزلہ جو ۶ اور سوا چھ بجے کے درمیان آیا وہ نہایت سخت زلزلہ تھا جن مقامات میں زیادہ نقصان ہوا۔ انمیں شملہ منصوری۔ لاہور۔ امرتسر۔ اور دھرم سالہ ہیں۔ لاہور میں وزیر خان کی مسجد کی مینار شق ہو گئی۔ سنہری مسجد کے طلائی گنبذ گر گئے دفتر پیسہ اخبار مگر دروازہ کی برجیاں اور دفتر کے کمرے کی برآمدہ کی چھت گر گئی۔ شاہی مسجد کی بیرونی ڈیوڑھی کے اوپر کی چھت میں شگاف آگیا۔ اسلامیہ بورڈنگ ہوس کی چھت کا ایک حصہ گر گیا ٹاؤن ہال۔ لارنس ہال۔ منٹگمری ہال۔ نیا ڈاکخانہ۔ ریلوے مسافر خانہ ٹکٹ گھر کو سخت نقصان۔ صدہا مکان گر گئے بہت سے آدمی ضائع ہوئے جنکی تعداد عام طور پر دو سو سے زیادہ مگر سرکاری رپورٹ سے صرف ۵۰ معلوم ہوئی ہے۔ ۴ کو صاحب ڈپٹی کمشنر و صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر نے شہر میں دورہ کیا۔ اور ۵ کو خود صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر ملاحظہ کیلئے شہر میں تشریف لے گئے۔

امرتسر میں علاوہ اتلاف جان کئی لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ شملہ منصوری۔ ڈیرہ دون میں بھی بہت مکانات گر گئے آدمی ضائع ہوئے۔ اکثر معابد بھی منہدم ہو گئے مگر سب سے زیادہ بھیانک منظر دھرم سالہ کا تھا۔ جہاں شہر اور صدر کے بیشمار مکان گر گئے بازار کی تمام دکانیں مسمار ہو گئیں۔ صدہا دیسی اور بیسیوں یورپین مر گئے اتلاف جان کا تخمینہ ۸۰ فیصدی خیال کیا جاتا ہے۔ بربادی کی یہ نوبت پہنچ گئی ہے کہ پس ماندگان کیلئے رسد و مکان اور ضروریات زندگی کا میسر آنا مشکل ہو رہا ہے۔ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے ۴ تاریخ لاہور سے پٹھان کوٹ کو بذریعہ اسپشل ٹرین کچھ دریے خیمے خوراک، ادویات اور ڈاکٹروں کو روانہ کیا ہے۔ مسٹر آر ای ینگ ہسبنڈ قائم مقام کمشنر لاہور اور مسٹر ہنری اینڈرسن کمشنر جالندھر اس خوفناک منظر کو دیکھنے گئے ہیں۔ اور سفر مینا کی ایک جماعت سڑکوں کو صاف کرنے کیلئے تعینات کی گئی ہے۔

زلزلہ کی متذکرہ بالا آفت کے علاوہ ۱۰ مارچ کو قریب ۲ بجے دن کے موضع چن تحصیل کھاریاں ضلع گجرات پنجاب میں ایک ایسا خوفناک بگولا آیا جس کی مثال نسل موجودہ نے دیکھی نہ سنی۔ اس بگولہ کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ایک درستون جو چار پانچ قدم گرد میں ہوگا مشرق کی جانب سے ظاہر ہوا اور گاؤں کے نصف جنوبی حصہ کو اور ڈاکخانہ کو [illegible] بعض دیواریں قائم ہیں اور بعض گر گئیں۔ گاؤں کی مسجد کے سر دو مینار اور گرد دو میل کے فاصلہ پر گوشہ شمال سے ایک بستی میں جا پڑے۔ موضع رتو دال تحصیل کھاریاں میں بھی انہیں دنوں بعینہ اسیطرح کا ایک بگولا گاؤں والوں کے دیکھتے دیکھتے گھروں میں داخل ہوا اور تین چار گھروں میں گشت کرتے جاتے ہوئے ایک گھر کی چھت کو اڑا لے گیا۔

۴۔ اپریل کو بردوان میں امرسل کورٹ کی شمالی طرف سے ایک بگولا نمودار ہوا۔ جو ۲۰۰ فٹ بلندی تک ایک مدور ستون معلوم ہوتا تھا۔ اس بگولا میں دھوبیوں کے بہت سے کپڑے جنکو انہوں نے خشک ہونے کیلئے پھیلا رکھا تھا پتنگ کی مثل آسمان میں اڑتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ بعض مکانات کو سخت نقصان پہنچا مگر [illegible] موضع [illegible] میں ایک آدمی ضائع ہوا [illegible]

عظیم خوفناک زلزلہ — بیشمار نقصان جان و مال

۴۔ اپریل کو چھ بجے صبح کے ایک شدید اور مہیب زلزلہ لاہور میں آیا۔ لاہور میں بوڑھے سے بوڑھے آدمی بیان کرتے ہیں کہ ایسا سخت زلزلہ انہوں نے اپنی عمر میں کبھی نہیں دیکھا گو ان سطور کے قلمبند کرنے کے وقت تک کئی عمارت کے نقصان کی مقدار صحیح نہیں ہوئی۔ تاہم بعض کی شکست و ریخت کو پیسہ اخبار کے رپورٹر اور ملازم دیکھ چکے ہیں۔ بلکہ مرزا علی حسین صاحب (جو پیسہ اخبار کے ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر ہیں) کے چار عزیز موچی دروازہ کے اندر ایک کوچہ میں مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے ہیں۔ اور وہ بیچارے انکی تجہیز و تکفین میں مصروف ہیں۔ نصف سے زیادہ ملازمان کارخانہ بھی غیر حاضر ہیں۔ وکٹوریہ گرلز سکول لاہور میں جو راجہ نونہال سنگھ کی حویلی میں واقع ہے۔ کچھ مکانات گر گئے ہیں۔ اور شاید ایک آدمی دب کر مر گیا ہے۔ اور کچھ زخمی ہوئے ہیں۔ ٹاؤن ہال لاہور جو ایک نہایت مضبوط عمارت تھی۔ سب کی سب پاش پاش ہو گئی ہے۔ ریلوے سٹیشن لاہور کے کچھ حصہ کو صدمہ پہنچنے میں بڑے بڑے شگاف آ جانے کی خبر ملی ہے۔ میو ہسپتال اور عظیم الشان زنانہ [illegible] میں بڑے بڑے شگاف آ جانے کی خبر ہے۔ مارکیٹ یعنی پرانا عجائب گھر اور کئی ایک سرکاری اور پرائیویٹ عمارات کو صدمہ پہنچا ہے۔ اور دیواروں میں شگاف آگئے ہیں۔ اور ایسی نقصان کی خبریں آرہی ہیں۔ یہ تو باہر کی کیفیت ہے۔ کارخانہ پیسہ اخبار کے نقصان کا احوال سنئے۔ عالیشان داخلہ کے دروازہ پر جو دو بڑی اور کئی چھوٹی شاندار برجیاں تیسری منزل پر تھیں سب گر گئیں اندر کی عمارت کی تیسری منزل کے کچھ بیرونی کی دیواریں گرنے کے صدمہ سے دو چھتوں کے کچھ حصے ٹوٹ گئے اور کئی ایک دوسری دیواروں کو شگاف آگئے۔ جو بہت سا نقصان ہے مگر خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ بہت سا مکان محفوظ رہا ہے۔ اور کارخانہ کے کارکنان میں سے کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔ حالانکہ نیاز مند ایڈیٹر پیسہ اخبار معہ اہل و عیال اسی مکان کے ایک حصہ میں مقیم ہے۔ یہ کہنا عبث ہے کہ زلزلہ کے وقت ناچیز انسان کی کیا حقیقت تھی۔ یوں تو شہر کا کوئی اور محلہ ایسا نہ ہوگا۔ جہاں اس تصادم سے شکست و ریخت کی نوبت نہ آئی ہو۔ مگر کی دروازہ۔ موچی دروازہ۔ وچھووالی۔ ججگر محلہ۔ لنڈا بازار۔ سٹیشن۔ ڈبی بازار۔ اور جوڑے موری میں بہت نقصان ہوا۔ ریل کے کارخانہ کی دیواریں پھٹ گئیں۔ اور آہنی شہتیر اپنی جگہ سے ہل کر چھت کا ایک حصہ ٹیڑھا ہو گیا۔ بائیسکل شاپ تمام پھٹ کر ناکارہ ہو گیا۔ ریلوے سٹیشن کے وہ کمرے جنمیں ڈی۔ ٹی۔ ایس کا دفتر تھا گر گیا۔ اور نئے پلیٹ فارم پر جو شمال کی طرف ہے اسکی ڈیوڑھی گر گئی اور ریفریشمنٹ روم کو صدمہ پہنچا۔ سنہری مسجد کے دونوں میناروں کے گنبذ گر پڑے۔ موچی دروازہ میں مشہور ٹھٹھیروں والی حویلی پھٹ گئی۔ منشی محمد بخش صاحب سوداگر آسٹریلیا کا عالیشان مکان جو چند سال ہوئے انہوں نے بنوایا تھا اوپر سے پھٹ گیا۔ مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر کے مکان کے پاس سید ننھے شاہ کا مکان گر گیا۔ تمام کنبہ نیچے دب گیا۔ ۶ آدمیوں سے ۲ بچے باقی مر گئے۔ دال ہولی کی گلی میں بابو جودھا مل دلی والہ کا مکان گر گیا۔ گھر کے کئی آدمی دب گئے۔ اور ایک خوردسال لڑکی اور ایک عورت مر گئی۔ وچھووالی میں متصل استھان بھیروں لالہ سندر داس مہتہ کا مکان گر گیا۔ گھر کے کئی آدمی دب گئے۔ چند سسکتے ہوئے نکالے گئے اور چند مر گئے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ جلو کے سٹیشن کے پاس مسافر گاڑی الٹ گئی۔ مگر تصدیق طلب ہے۔ ریلوے شیڈ میں بھی بہت سی گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں۔ لوکو ورکشاپ کے مہتمم نے تمام کاریگروں کو ۴ گھنٹہ کی چھٹی اس غرض سے عطا فرمائی کہ وہ اپنے گھروں اور بال بچوں کی جاکر خبر لیں۔ جو لوگ قیامت کو ہزل اور ان یقینی واقعات کو لغو سمجھتے ہیں ان کیلئے یہ زلزلہ ایک نمونہ خروار ہے تھا

اس روز دوپہر تک ۳ دفعہ زلزلہ محسوس ہوا۔ ایک تو سب سے بڑا اور سخت ہولناک پہلا زلزلہ جو چھ بجکر ۵ منٹ پر آیا تھا۔ دوسرا خفیف جھوکا ۱/۲ ۷ بجے اور تیسرا ہلکا ۱۱ بجے محسوس ہوا۔ تیسرے پہر رات کو اور دوسرے روز بھی خفیف صدمے محسوس ہوتے رہے۔ ہلکا ۱۱ بجے محسوس ہوا۔ مینار مسجد سردار خان مزنگ کا ایک حصہ گرا۔ مسجد وزیر خان کے شمال مغربی مینار کی چھتری کو صدمہ پہنچا۔ ڈاکخانہ کو کچھ نقصان پہنچا۔ ٹاؤن ہال کا نقصان شدید ہے۔

(پیسہ اخبار)

ایک بھاری زلزلہ

۴ ماہ حال کو صبح کو ۶ بجکر ۱۰ منٹ پر لاہور میں ایک بھاری زلزلہ جس سے نقصان عظیم واقع ہوا۔ بیسیوں گھر مسمار ہو گئے۔ اور بیسیوں قیمتی جانیں تلف ہو گئیں۔ سرکاری عمارتوں کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے۔ پورے نقصان کی مقدار تو اسوقت بتلائی نہیں جا سکتی۔ لیکن اتنا کہا جا سکتا ہے کہ لاہور میں شائد ہی کوئی مکان ہوگا جسمیں چھوٹے یا بڑے مکان کو شگاف نہیں ہو گئے۔ بڑے بڑے بوڑھوں کا خیال ہے۔ کہ ایسا سخت بھونچال اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو پہاڑ دنیا میں زمین پر گاڑ رکھے ہیں وہ مضبوطی سے نہیں گاڑے ہیں۔ کیونکہ باوجود پہاڑوں کے ہونے زمین ہل گئی۔ بلاشبہ یہ اس خالق کائنات کی دانائی پر حرف تھے خیر کچھ ہو انسان اس بھونچال سے نہایت قیمتی سبق سیکھ سکتا ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ ایشور کی طاقت کتنی بعید ہے۔ جب ہوا جو کہ بلاشبہ اسکے قبضہ میں ہے اسقدر طاقت رکھتی ہے کہ پرتھوی کو جڑوں سے ہلا سکتی ہے۔ تو سوچو کہ ایشور کی طاقت کسقدر ہے۔ دوسرا سبق یہ ملتا ہے۔ کہ انسان کی زندگی بڑی ناپائدار ہے۔ اسکو آج کا کام کل پر کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔ کیونکہ کون کہہ سکتا ہے کہ کل وہ زندہ ہوگا۔ ۴۔ اپریل کا دن معمولی حالت میں طلوع ہوا تھا۔ آسمان صاف تھا کسی مصیبت کا خیال تک بھی نہ تھا لیکن یکایک ایسا زلزلہ آیا کہ بیسیوں ہونہار جانوں کو ساتھ لے گیا۔ کئی گھر ویران ہو گئے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ یہ باتیں اپنا اثر دیرپا نہیں رکھتیں۔ وقوعہ کے وقت پر تو سب کچھ سیکھ لیا جاتا ہے لیکن وقت گذرنے پر سب کچھ بھول جاتا ہے اس واسطے ایشور پر وشواش لانے کی ضرورت ہے۔ جب تک اس پر وشواش نہیں لایا جاتا۔ کچھ فائدہ متصور نہیں۔

(پرکاش)

بھونچال

چوتھی اپریل ۱۹۰۵ء منگل کے دن کی ہولناک صبح مدتوں یاد رہے گی - چھہ بجکر دس منٹ گذرے تھے، اور بہترے لوگ اپنے بستروں پر نیم خوابی میں انگڑائیاں لے رہے تھے، اور بہتری زندہ دل عبادت الٰہی میں مصروف تھے، کہ شمال کی جانب ایک غیر معمولی آواز گڑگڑاہٹ کی سی سُنائی دی - جن لوگوں کے مکانات لب سڑک واقع تھے، اُن سب نے اُسے گاڑیوں کے گذرنے کی آواز سمجھا - مگر درحقیقت وہ گاڑیوں کی آواز نہ تھی - بلکہ وہ جوش زمین کا خروشر تھا جو لہریں مارتا، اور زلزلہ کی آمد کی خبر دیتا انجن ڈرائیوری کیطرح چلا آرہا تھا، اس کا آنا تھا، کہ چند سیکنڈ کے بعد آناً فاناً ہی زلزلہ کی وہ شدید حرکت محسوس ہوئی کہ الامان! الامان!! اونچے اونچے مکانات بالاخانے - گنبد - کلس، مینار - چھتیں - برجیاں - چمنیاں غرض سارا شہر اپنی کل کائنات سمیت یوں جھٹکے کہا رہا تھا - جیسے کوئی شخص بیری پر چڑھ کر بیر جہاڑنے کیلئے اُسکو زور سے جھٹکا دیتا ہے - جن لوگوں کے ایک منزلہ مکان تھے وہ تو بے حواس ہوکر گہروں سے نکل پڑے کہ کہیں چھتوں کے نیچے آکر نہ دب جائیں + مگر جو لوگ دوسری تیسری منزل کی چھتوں پر تھے، اون کے مکان ہنڈولے کیطرح ڈول رہے تھے، اونکی کیفیت دل کا خیال کرو کبھی وہ ہنڈولا دائیں ہاتھ کو جھکتا تھا کبھی بائیں کو بچوں کا سہمنا ماؤں کا رونا گنہگار انسان کا اللہ کے حضور میں گڑگڑانا، کلمہ پڑہنا خلقت کا شور وغل پرندوں کا گھبراکر اُڑنا دو ڈھائی منٹ میں خواب ہولناک کیطرح سب کچھ ہوگذرا اس دو ڈھائی منٹ میں ہی بے انتہا تباہی اور بربادی ظہور میں آئی شہر کے بے تعداد مکانات گرپڑے دیواریں شق ہوگئیں چھتیں بیٹھ گئیں سرکاری عمارات اور دفاتر کو سخت صدمہ پہونچا - ریل کے اسٹیشن کے بعض کمروں اور لاہور کے جدید عالیشان ٹاؤن ہال کے ایک حصہ کا وہ حال ہوا کہ جسے کھنڈرات کہنا بالکل بجا ہے لڑکیوں کے وکٹوریہ گرل اسکول کی عالیشان عمارت کو بھی ایسا سخت صدمہ پہونچا کہ وہ آئندہ کام کے قابل نہیں رہی - لاہور کی مشہور سنہری مسجد کے سربلند میناروں کی دو برجیاں بھی سربسجود ہوئیں - جان کا نقصان بھی کچھ کم نہیں ہوا - ٹھیک ٹھیک اندازہ تو ابھی معلوم نہیں ہوا مگر جن جن مکانات کی چھتیں بیٹھیں، وہاں عموماً آدمی بال اور عورتیں، مرد، بچے، جانور، غرض جو چھتوں کے نیچے آئے، وہ نیچے ہی رہے - ؎

چلتی چاکی دیکھہ کے دیا کبیرا رو
دو پاٹن کے بیچ آ ثابت گیا نہ کو

زلزلہ کی حرکت شمال سے جنوب کو تھی + ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ کوہ ہمالیہ کے کسی آتش خیز مرکز سے جنوب کو یا شاید چاروں طرف پھیلا + دو منٹ تک دم بدم زلزلہ کا زور بڑہتا گیا، اور اگر ایک آدھ منٹ تک دو ایک جھٹکے ایسے اور لگتے تو لاہور سب ویران ہو جاتا + ۱۵ منٹ بعد پھر ایک خفیف سی جنبش ہوئی، اور چند گھنٹے کے بعد تیسری دفعہ پھر زمین نے سانس سا لیا +

تمام شہر ایک نمونہ قیامت بن گیا، اور لاہور میں یہ دن رونے دہونے، تجہیز، تکفین، تعزیت، عیادت، عزیزوں کی خیریت دریافت کرنیکے خطوط لکھنے، اور تار دینے میں گذرا + تار گھر میں خلائق کا وہ ہجوم تہا، جیسا کسی میلہ میں ریل کے ٹکٹ گھر پر ہوا کرتا ہے + لاہور کے بڑے بڑے عمر رسیدہ جو نقریباً ایک ایک صدی دیکھے ہوئے ہیں، کہتے ہیں کہ ہماری یاد میں کبھی ایسا زلزلہ نہیں آیا +

لاہور میں جو تار خبریں باہر سے پہنچی ہیں، اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ہندوستان کے دیگر مقامات میں بھی اسیطرح محسوس ہوا ہے مگر خوش قسمتی سے سب جگہ اس شدت تک نوبت نہیں پہونچی + البتہ کوہ دہرم سالہ میں اس سے مکانات کی بربادی اور ہلاکت بہت ہی زیادہ ظہور میں آئی + وہاں بہت سے صاحب لوگ اور میمیں بھی ہلاک ہوئیں، اور تمام بازار برباد ہوکر بالکل تودہ خاک بن گیا -

اللہ کی قدرت کے اس خوفناک نظارہ کو آدمی نظر عبرت سے دیکھے، اور سوچے، کہ انسان کی ہستی کیسی بے ثبات ہے، اور یہ دنیا کیسی بے بنیاد اور قادر مطلق کو ہر وقت کل کائنات زمین و آسمان پر کیسا زبردست اقتدار حاصل ہے، کہ وہ کل کرۂ زمین کو مع دریاؤں، پہاڑوں سمندروں کے یوں اُچھال سکتا ہے، جس طرح اسکول کا بچہ کسی گیند کو اچھالتا ہے - اس خلاق عالم اور رب العالمین کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے + وہ کیسے خوش قسمت لوگ تھے، جو اس زلزلہ سے پہلے نمازوں سے فارغ ہوکر تلاوت کلام الٰہی میں مصروف تھے + موت کا کوئی وقت مقرر نہیں + حکم الٰہی کو کبھی نہیں بھولنا چاہئیے اور سفر آخرت کے لئے ہمیشہ ٹکٹ ہاتھہ میں اور ہلکی پھلکی گٹھری بغل میں رہنی چاہئے + فسبحان الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ط

(تہذیب النسوان)

قہرناک زلزلہ قیامت کا نمونہ

۴- اپریل کے زلزلہ کی خبر نہایت اختصار کے ساتھ پہلے پرچہ میں لکھہ چکے ہیں - اب چاہتے ہیں کہ اُس کی کیفیت ذرا تفصیل سے ہدیۂ ناظرین کریں لیکن جب وہ حالت عالم خیال میں پیش نظر آتی ہے - واللہ ایک بدحواسی اور سہمناکی سی چھا جاتی ہے - بدن میں لرزہ پڑ جاتا ہے - ہاتھ پاؤں عرق آلود ہو جاتے ہیں اور کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیا لکھیں اور کیا کریں صبح کا وقت تہا - چھہ بجکر کچھہ منٹ گذر چکے تھے لوگ اکثر ابھی خواب راحت میں پڑے انگڑا رہے تھے اور جو بیدار ہو چکے تھے اور یاد الٰہی یا دنیوی کاروبار میں مصروف تھے انکے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ چند لمحے کے اندر اندر غضب الٰہی کا ایک پُر ہیبت نمونہ نظر آنیوالا ہے غرض خلقت اپنی معمولی حالت میں اور بے کھٹکے تھی کہ یکایک مکانوں کی دیواریں لرزنی شروع ہوئیں - حرکت لحظہ بلحظہ بڑہتی جاتی تھی حتی کہ سکنڈوں میں عمارات کی چھتیں اور در و دیوار اسطرح زور و شور سے کانپنے اور جنبش کرنے لگے جیسے کوئی کشتی ایک بحر مواج کے تلاطم میں جھکولے کہاتی اور ڈگمگاتی ہو - ہر جھکولے پر یہی گمان ہوتا تھا کہ اب خاتمہ ہوا - اونچی اونچی عمارتیں ہوا میں اسطرح جھونٹے لے رہی تہیں جیسے کسی درخت کی ٹہنی پر آشیانہ طائر ہوا کے جھونکے سے جہولتا ہو - خلقت اکثر اس غضبناک اور پُر جلال قہر الٰہی سے خوف کہا کر گہروں سے نکل بھاگی - زن و مرد - پیر و جوان ہر ایک کے چہرہ پر سخت سراسیمگی - بدحواسی - مایوسی اور تشویش پڑی برستی تھی - حقیقت میں اس وقت کا صحیح سین کھینچنا محال معلوم ہوتا ہے - بغیر دیکھے ایسی حالت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ ہو نہیں سکتا مگر جنہوں نے اب تک وہ سماں نہیں دیکھا خدا آئندہ بھی کبھی نہ دکھائے - نہ ہماری آنکھیں دوبارہ ایسا منظر دیکھیں - بالجملہ یہ زلزلہ اسدرجہ ہولناک و ہیبت ناک تھا کہ اسے قیامت صغریٰ کہنا کچھہ مبالغہ نہ ہوگا - بلکہ جس وقت وہ اپنی پوری شدت پر خدائے قہار کا جلال ظاہر کر رہا تہا اس وقت تو لوگوں کو عموماً یہی یقین آگیا تہا کہ بس قیامت آہی گئی - خاص و عام کی زبان پر توبہ و استغفار کے کلمات جاری تھے جو شاید مہینوں برسوں بھی خدا کا نام نہ لیتے ہونگے وہ بھی اس تہلکہ سے خائف ہوکر اللہ اللہ اور رام رام ہی پکار رہے تھے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کی ہولناک گھڑی کے جو آثار بیان فرمائے ہیں انکا معمولی خاکہ کھینچکر ہی اس زلزلہ نے خلق خدا میں انتہا درجہ سراسیمگی اور افراتفری ڈالدی - پھر روز محشر جو نفسی نفسی ہوگی اسکا کیا ٹھکانا ہے - نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیأت اعمالنا - فی الواقع ہمیں ذرا شک نہیں کہ خدائے قادر یہ قہری نشانات محض ہم گنہگاروں کی بداعمالی اور غفلت شعاری سے ناراض ہوکر دکھلاتا ہے اور جبتک کہ بندے اس کی رضاجوئی پر سے اپنی نفسانی خواہشات کو قربان نکردیں جبتک تن آسانی اور تعیش کو قطعی ترک نکردیں جبتک اپنے خلوت خانوں کو عبادتگاہیں نہ بنالیں - خلاصہ یہ کہ جبتک وہ اپنی شانہ روزہ زندگی میں ایک پاک تبدیلی نکریں شاید اسکا غضب اسی طرح مختلف صور تو میں بھڑکتا رہیگا - (رئیس)

بھونچال

یہہ نام ہی ایسا ہے کہ جس کے سنتے ہی بدن تھرا جاتا ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں رونے ہوئے معصوم بچے بھی اس نام کو سنتے ہی خاموش ہو جاتے ہیں - جہاں آنحضرت کا نام آیا - وہاں درختوں کے گرنے، عمارات کے صفاچٹ و جانوں کے ضایع ہونیکا پہلے ذکر آیا - غرضیکہ اون کے اوصاف دنیا کو حیران کرنے والے - زندوں کو مردہ - تندرستوں کو بیمار - بے خوف کو باخوف بنانیوالی ہیں مختصر الفاظ میں اگر اسکو عزرائیل کا بھائی کہا جائے تو بُرا نہ ہوگا -

۴ - اپریل کی صبح ہندوستان اور دنیا کے بعض حصوں کو نہیں بھولیگی - اور جہاں سنہری حروف میں جاپانی بہادری کا ذکر لکھا جائیگا - وہاں ہی اس کمبخت کی سلوک کا تذکرہ بھی آئیگا خواہ کتابوں کو اُلٹ دو - ورق گردانی میں تضیع اوقات کرد و سو برس سے زیادہ عمر کے بوڑہوں سے دریافت کرلو پھر ایسے ہولناک زلزلہ کی حکایت پڑھا کیا سنو گے بھی نہیں جس شد و مد سے عالم حباب کی فوج کو ہمراہ لیکر ۴ - اپریل کی صبح کو آیا - ایسی سختی تیزی سے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا ہوگا - وہ قیامت کا سماں وہ ہولناک سین جب آنکھوں کے آگے آتا ہے تو جان ہوا ہو جاتی ہے - باپ نے بیٹا نہیں سنبھالا - عورت نے خاوند کی پرواہ نہیں کی -

بھونچال کے بعد تعلیم یافتہ پارٹی اس طرف مائل ہوگئی ہے کہ بھونچال کے آثار پہلے ہی سے دکھائی دے رہے تھے مگر نیٹفاک میں خبر نہیں کیوں خاموش رہے - اور کیوں انہوں نے دنیا کو بیدار نہیں کیا -

اونکا قول ہے

کہ برابر ایک ہفتہ سے گرد و غبار آلود آسمان دکھائی دیتا تہا - سورج کے درشن نہیں ہوتے تھے - جب صبح اُٹھو تو ایک عجیب قسم کی مٹی جو ہندوستان اور پنجاب کے تختہ کی معلوم ہوتی تھی - کوچوں سڑکوں کھیتوں میں پڑی ہوئی دکھائی دیتی تھی - وہ مٹی اوس آتش افشان پہاڑ کی تھی جس کے پھٹنے کا اوسوقت بہت نزدیک موقعہ تھا یا یوں کہو - کہ جس کے پھٹنے سے ہزاروں گھر تباہ ہوگئے سینکڑوں خانہ برباد ہوئے سندو کہتے ہیں کہ جب دنیا کا پیالہ گناہوں سے لبریز ہو جاتا ہے

نشان زلزلہ کے خطوط

زلزلہ کے متعلق چاروں طرف سے ایک شور قیامت کی صدا آرہی ہے - شملہ سے خبر آئی ہے کہ بہت سی سرکاری کوٹھیاں یہاں تک گورنمنٹ ہوس اور دیگر دفاتر کو سخت نقصان پہونچا ہے - ہاگسو پہاڑی سے نی ٹیریم کے متعلق خبر ہے - کہ بالکل دب گیا ہے - اور اس کے اردگرد کے پہاڑون کے متعلق مولوی قایم الدین صاحب مدرس مدرسہ نور پور نے جو خط ہمارے پاس بہیجا ہے اوسکی نقل ہم ذیل مین درج کرتے ہین -

(۱) جناب تسلیم - یہان زلزلہ سوا چہہ بجے دن کے ۵ منٹ ہوا - لیکن نقصان بالکل نہین ہوا - پالم پور - کانگڑہ - دہرمسالہ - رہلو چڑی شاہپور مین جانور کا ازحد نقصان ہوا - اور شاذ و نادر گہر بچا - اندازہ کیا جاتا ہے - کہ دس فیصدی آدمی ان قصبون مین سلامت رہے ہین اور ڈاکین شہر مذکورہ بالا کی بند ہین اور تارین ٹوٹ گئی ہوئی ہین - ۵ - اپریل ۱۹۰۵ء

(قایم الدین مدرس نور پور)

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ -

اب تک تو خدا کے فضل سے خیریت سے ہون آگے اوس کی مرضی پہلے تو طاعون سے ہی پناہ مانگتے تہے اب ایسی وارداتین ہو رہی ہین - کہ اس کو بہی لوگ بہول گئے - پرسون میرے مکان کے پاس ہی ایک مکان ہے اوسکو آگ لگی - اسقدر دہوان آتا تہا کہ دم بند ہونے لگا - جب شعلے بلند ہوئے - تو اتنی گرمی کہ بیٹہا نہ جاتا تہا یہی خطرہ تہا - کہ اب ہمارے گہر تک پہنچی کہ پہنچی - اسباب اٹہانے کے فکر مین ہی تہا کہ آگ بجہانے والے انجن آگئے - خدا خدا کر کے دوپہر سے لیکر شام تک وہ آگ کہین فرو ہوئی - آج اور ایک قہر شہر پر نازل ہوا - صبح کی نماز پڑہ کر پلنگ پر لیٹا ہوا کتاب دیکہہ رہا تہا کہ یکایک چارپائی ہلنی شروع ہوئی مین سمجہا کہ معمولی زلزلہ ہے کوٹہے پر جا چڑہا - کہ اتنے مین ایک دم سے اس زور سے جہکولے آنے شروع ہوئے کہ خدا کی پناہ - پیر زمین پر نہین ٹکتا تہا مکان اس طرح سامنے ہلتے تہے - جس طرح بائیوگراف مین جدہر نظر اٹہا کر دیکہو - کہین پاخانہ کہین دیوار کہین کٹہرا کہین چہت کسیکو نہ دکہا دے - سر دست یہی خیال تہا - کہ اب مین بہی کوٹہے سمیت زمین پر - مکان وغیرہ اٹرنے سے ایسی مٹی اڑی - کہ ہاتہہ کو ہاتہہ دکہائی نہ دیتا تہا اور گرد کے مارے سانس رکتا تہا - نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن اوپر رہون تو نیچے گرنے کا خوف نیچے جاؤن تو مکانو کے نیچے دبنے کا ڈر - غرض عقل ماری ہوئی تہی - جب ذرا تہما - تو مین تو کپڑے پہن کالج بہاگا - وہان جتنے اعلے قسم کے کرایہ پر دینے والے کمرے ہسپتال کے تہے - سب شق - جو مریض کہ کروٹ بدل نہین سکتے تہے وہ جان کے ڈر کے مارے باہر دوڑے ہوئے نکل آئے - غرض بہت سی جگہ دراڑین پڑگئین اتنے مین زخمی آنے شروع ہوئے کسی کا سر پہٹ گیا تہا - کسی کا ماتہہ - کسی کا پیر ٹوٹ گیا تہا - غرض کچہہ نہ پوچہو - ہسپتال مین ایک میلہ لگ گیا تہا - ایک بیمار تو آتے ہی جان بحق ہوا - ہمارے کہڑے کہڑے ایک اور چہوٹا سا جہونکا آیا - شہر کا یہہ حال ہے کہ بہت سے لوگ مرگئے کسی کے بچے دب گئے - ایک سارا کنبہ ہی مکان کے نیچے آگیا - بعض جگہ جہان گلیان تنگ تہین - وہان مقابل کے مکان بالکل مل گئے - سنہری مسجد کے دونون منارے زمین پر - شاہی مسجد کو بہی کچہہ نقصان پہنچا ٹاون ہال زمین سے پیوستہ ہوگیا - سٹیشن کا بہت سا حصہ غارت ہوگیا - غرض کوئی گلی یا بازار نہین ہے - جہان کوئی مکان نہ گرے ہون اور شاید کوئی مکان ہی شہر مین ہو جس مین کئی جگہ شق اور دراڑین نہ پڑ گئی ہون - اگر آدہا منٹ ہی اور رہتا - تو سارا شہر صاف ہو جاتا -

اب بہی یہہ حال ہے کہ معمولی سا زلزلہ آجائے تو سینکڑون مکان گرنے کو طیار کہڑے ہین - دفتر محکمہ ہیئت سے یہ اطلاع نکلی ہے - کہ چار روز تک پہر خطرہ ہے اور اتبک دو تین دفعہ آہستہ آہستہ برابر حرکت معلوم ہوتی رہی ہے - لوگ بے مکان پہر رہے ہین - مکان نہین ملتا - مزدور ایک روپیہ دہاڑی پر لگ رہے ہین - سب پر عجب ایک حالت وارد ہو رہی ہے - لوگون بچون - جوانون بڈہون کے بجتے بن بن کر یا ستار سبا غفار اللہ سائر الخنہار - اسین بندے گنہگار سے کہتے ہوئے گلی کوچے مین پہر رہے ہین - غرض ایک قیامت کا نمونہ تہا - جو آج صبح نظر کے سامنے سے گزرا - اور کئی لوگون نے سمجہا کہ واقعی قیامت ہی آگئی اور جو مر گئے اُن کے لئے تو سچ مچ گویا قیامت والی ہی آنا فانا موت تہی - شملہ - دہلی - کشمیر وغیرہ سے تارین آرہی ہین کہ وہان بہی سخت زلزلہ ہوا ہے - امید ہے - کہ قادیان مین بہی ضرور ہوا ہوگا - کیونکہ ایک عالمگیر طوفان تہا - فی الفور لکہو کہ وہان تو خیریت رہی (الحمد للہ یہان خیریت رہی - ایڈیٹر) رات کے ۱۲ بجے پہر زلزلہ آنے کی خبر ہے - بعض دفتر آج اسواسطے بند ہو گئے - کہ لوگ اپنا اپنا بندوبست گہر وغیرہ کا کرین - غرض وہ افراتفری ہے کہ ہر شخص اپنی جان کی فکر مین لگا ہوا ہے - یہانتک کہ ہمارا ایک ہمجماعت دہریہ تہا تب سب اس کے ساتہہ والے خدا کا نام لینے لگے تو وہ بہی رام رام وغیرہ کرنے لگا - جب زلزلہ بند ہوگیا - تو کہنے لگا کہ بڑی غلطی ہوئی کہ جان کے خوف سے میرے دل مین بہی خدا کا خیال پیدا ہوگیا - یہ مینے غلطی کی اور میری کمزوری ظاہر ہوگئی ورنہ مجہے اسوقت خدا کا نام لینا تو درکنار خدا خدا کہنے والون پر ہنسنا چاہیئے تہا - امرتسر مین سنا ہے کہ اسٹیشن کو بہت صدمہ پہونچا ہے ابہی مفصل کیفیت معلوم نہین ہوئی تم خود اخبارون مین دیکہہ لینا بڈہے بڈہے لوگ کہتے ہین کہ ہم نے اپنی عمر مین ایسا زلزلہ نہ دیکہا تہا -

۴ - اپریل ۱۹۰۵ء محمد اسماعیل میڈیکل کالج لاہور

(۳) - بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدی و مولائی طبیب روحانی سلمکم اللہ تعالے

السلام علیکم - یہان پرسون سخت زلزلہ آیا - قریبا تمام مکانات کو کم و بیش صدمہ پہونچا - سرکاری مکانات کو بہت صدمہ پہونچا ہے منٹگمری ہال - ٹاؤن ہال - سٹیشن ریل - مارکٹ - لائبریری - انکو بہت نقصان پہونچا ہے - سٹیشن کے جنوبی طرف دفتر اور ویٹنگ روم سب گر گئے ٹاؤن ہال کی چہتین گر گئین - اور منٹگمری کی بہی چہتین گرین - اور شاہی مسجد کے مناروں کے پتہر گرے اور سنہری مسجد کے منارون کے سر گر پڑے اسطرح بہت نقصان ہوا ہے - بہت سے مکان گرے اور اکثر شق ہو گئے - کسیقدر جانین بہی ضائع ہوئین - اسوقت تو محض لاہور مین ہی یہ زلزلہ نمونہ محشر سمجہا گیا مگر بعد مین - انبالہ - سوری - دہلی - لودہیانہ - کوٹلہ - جالندہر - امرتسر دہرمسالہ اور راولپنڈی وغیرہ سے خبرین اسی طرح سخت زلزلہ کی آئین ہین سنا ہے کہ دہرمسالہ تمام کا تمام زمین سے مل گیا - اور بہت سی جانین ضائع ہوئی ہین بلکہ ایک روایت ہے کہ صرف پانچ آدمی بچے ہین - اسلئے سخت تشویش دل مین پیدا ہوئی - کل حضور کی خدمت مین ایک تار بہی دیا تہا جو غالبا پہونچا ہوگا - اللہ تعالی اپنی حفاظت مین رکہے - امید کہ حضور معہ اہل و عیال اپنی خیریت سے مطلع فرمائین - تاکہ تشویش دور ہو - سخت تردد ہو رہا ہے یہہ زلزلہ تمام ملک مین سخت ہوا ہے - اور سب جگہ سے زیادہ دہرم سالہ مین کہ جہان قریبا ایک بہی مکان سلامت نہین رہا - سب گر کر زمین کے ساتہہ ہموار ہو گئے ہین - سول مین لکہا تہا کہ یورپین عورتین اور بچے باہر میدان مین سوتے ہین - درخت تک اکہڑ گئے - سب جگہ جان اور مال کا نقصان ہوا ہے - راولپنڈی سے مسوری تک یعنی کوئٹہ . . . میل تک شرقا غربا اور مدراس تک جنوب تک اس زلزلہ کی خبرین آئی ہین - ابہی اور جگہ کی خبر آئی نہین - نہایت ہی تنگ زمانہ آگیا - اور کوئی جگہ امن کی نہین رہی - مگر ہائے افسوس ہماری غفلت وہی ہے - سابق استدعاء دعا -

راقم محمد علی خان

لاہور فیروزپور روڈ ۶ اپریل ۱۹۰۵ء

(۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدوم مکرم بندہ جناب ماسٹر صاحب سلمکم اللہ تعالے

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ -

افسوس - کل کیسا ہی لوگون کو صدمہ دکہانے والا وقت تہا - اور منگل کی صبح کیسا ہولناک اور مصیبت کا نظارہ اپنے ہمراہ لئے ہوئے آئی - جبکہ بعض تو ابہی اپنے بستر پر پڑے ہوئے سو رہے تہے اور بعض نماز فجر ادا کر رہے تہے - کہ اچانک خطرناک سخت دہشتناک اور نہایت ہی ہولناک بہونچال نے انکو آگہیرا - اس ہولناک نظارہ کا نہ ہی تو فوٹو کہینچا جاسکتا ہے - اور نہ ہی بیان ہو سکتا ہے اس کا بیان کرنا مین اس فقرے مین کافی سمجہتا ہون - کہ جس قدر اس بار موسم سرما مین غیر معمولی سردی پڑی تہی ویسے ہی اس دفعہ غیر معمولی بہونچال آیا ہے - سردی کیطرح اکثر لوگ یہی بیان کرتے ہین کہ ایسا بہونچال نہ کبہی سنا اور نہ دیکہا -

مین فجر کی نماز کے لئے وضو کر رہا تھا - اور ہاتھ دہونے کے بعد کلی کرتا تہا کہ زمین مین دہمک سی محسوس ہوئی - مین نے خیال کیا کہ کسی چلنے والے کا پاؤن کسی دہمک چہت کے ذریعہ محسوس ہوئی - لیکن اسکے بعد فوراً ہی سخت خطرناک حالت ہوگئی - کہ سارا کا سارا مکان ایک پتنگ کی طرح کانپنے لگ گیا - اور مین حواس باختہ سا ہوگیا مین نے اس سے پہلے اپنی آنکہون کبہی بہونچال آتا نہ دیکہا تہا - یہہ پہلا ہی موقع تہا جینے پہلے تو کلمہ شریف اور استغفار پڑہنا شروع کیا اور سمجہہ گیا کہ بہونچال ہے - اور اس کے بعد دونون ہاتہ اٹہا کر باواز بلند یہی کہتا رہا - کہ ہمارے رب ہمپر رحم کر - ہماری توبہ - قریباً یہ کوئی ۶½ بجے کا وقت تہا - مکان سب کے سب کانپ رہے تہے اور خطرناک شور شہتیرون مین برپا تہا - کسی کو اپنے بچنے کا پورا یقین نہ تہا - سب خیال کرتے تہے کہ بس اب مکان گرا - اور مرے - افسوس کہ شہر مین گاؤن کی طرح کوئی ایسا موقع نہین ہے - کہ ایسے خطرناک موقع کے وقت اپنے مکان سے نکل کر باہر کہلے صحن یا میدان مین ہو جاوے اگر اپنے مکان سے باہر نکلے - تو دوسرے چارون طرف بلند مکان ہین انکے گرنے سے دب جانے کا اندیشہ ہے اور ایسے سخت خطرناک حادثہ سے مبتلا ہو جانے سے بسا اوقات انسان کو مفر کی کوئی تدبیر ہی نہین سوجہتی ہے - اور جو سوجہی ہی تو اختتام وقت پر سچ تو یہ ہے کہ مجہے تو کچہہ پتہ نہین کہ کتنے منٹ تک رہا لیکن لوگ بیان کرتے ہین - کہ قریب دو منٹ کے رہا - اور بعض لوگ تو قریب سات آٹھ منٹ کے بیان کرتے ہین - لیکن یہ مبالغہ ہے -

بڑے بڑے عالیشان مکان پہٹ گئے گر پڑے اور چکنا چور ہو گئے - قریباً سب مکانون کی بنیادین ہل گئین - کوئی مکان پختہ سے پختہ بہی ایسا نہ ہوگا - کہ جس مین کوئی دراڑ نہ آئی ہو - جو مکان پہٹ گئے اور چہتین چرگئین اور دراڑ آگئے - ان کا تو کوئی شمار ہی نہین اور جو گر گئے وہ بہی بے گنت ہین - عالیشان دفترون کی عمارتین گر گئین - ڈی - ٹی - ایس کا دفتر گر گیا - ورکس شاپ اور ٹون ہال اور لارنس ہال اور سنہری مسجد کے دو نو مغربی منار گر گئے لاٹ صاحب کا دفتر فینانشل کا دفتر پہٹ گئے

بہت سے لوگ مکان کے نیچے آکر مر گئے - اور بہت سے زخمی ہوئے - شہر مین جو مکان گرے انکا تو کوئی شمار ہی نہین - بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ زیادہ آدمی مرے ہین - لیکن پختہ بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ پچیس آدمی مرے ہین - اور جو زخمی ہوئے ہین - وہ ان کے علاوہ - وزیر خان کی مسجد کے منار سنا ہی کہ جہک گئے ہین - مینے خود اپنی آنکہون ابہی تک نہین دیکہے مگر یہ سنا پختہ بات ہے - سنا ہے کہ شملہ کا پہاڑ گر گیا ہے اور ایک چیف کورٹ کے مترجم نے کل مجہے بتایا تہا - کہ مینے سنا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو تار آیا ہے - کہ سری نگر تباہ ہوگیا -

الغرض خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہمارے رب نے ہمین بالکل محفوظ رکہا - اور ہر ایک قسم کی تکلیف سے بچایا اور مکان کو بہی ہر ایک طرح سے محفوظ رکہا - کل جہانتک خبر ملی ہے لاہور کی جماعت احمدیہ مین بہی ہر ایک طرح سے خداوند کریم کے فضل و کرم سے خیریت ہے - اور سب میرے احمدی احباب بخیریت ہین - باہر کے اور قادیان کے ہمارے احمدی بہائیون کے لئے خیال ہے کہ خدا نے انکو بہی اپنی حفاظت خاص مین رکہا ہو - آپ مہربانی فرما کر حضور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنی اور اپنے بچون کی اور ہمارے قادیان کے دوسرے احمدی احباب کی خیر خیریت سے ہمین مطلع فرمائین - تاکہ تسلی ہو - اگر ہو سکے تو حضور کی خدمت مبارک مین میرا یہ خط پڑہ کر سنا دیا جائے - تاکہ آپ ہماری حالت پر رحم فرما کر ہمارے لئے اور زیادہ فرماوین - اپنی خیر خیریت مجہے ضرور پہونچاوین - امید ہے کہ قطعہ دعا الہامیہ کا ضرور پہونچا ہوگا - والسلام - خاکسار محمد نصیب احمدی از لاہور - ۵ / اپریل ۱۹۰۵ء

(۵) - بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مسیح موعود و مہدی معہود و حجۃ اللہ علے الارض دام ظلکم -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ماہ مئی ۱۹۰۴ء ہر رنگ مین پورا ہو رہا ہے - اگر کوئی منکر تعصب اور ہٹ دہرمی کو چہوڑ کر اس ایک ہی الہام پر غور کرے - تو وہ حضور پر قربان ہونے کو طیار ہو جاوے -

عفت الدیار محلہا و مقامہا -

یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانیکو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی سکونت امن کی جگہ - یہ الہامی پیشگوئی عزوجل ہر رنگ مین پورا کر رہا ہے -

(۱) پلیگ سے لوگ تباہ ہوتے تہے - اب کی تعداد اموات بتا رہی ہے کہ پچہلے سالون سے تعداد کسقدر بڑہکر ہے -

(۲) لوگ امن کے واسطے گہرون سے باہر نکلا کرتے تہے - سو اس سال اس الہامی پیشگوئی کے پورا کرنے کے واسطے جاڑا اس کثرت سے پڑا - کہ گہرون سے باہر نکلے ہوئے لوگون کو سخت سردی کے سبب پہر واپس گہرون مین واپس آنا پڑا یہ اثر آدمیون تک ہی محسوس نہین رہا - بلکہ درختون تک کورے نے جہلس دیا - اور پرندون اور درندون کے رہنے کی جگہ نہ رہی - ہمارے ضلع میں آم کی فصل کثرت سے ہوئی تہی - جس فصل پر لوگون کی آمدنی کا بہت مدار تہا - آن پر یہ اثر ہوا کہ اکثر آم تو جڑ تک سوکہہ گئے - اور جو زیادہ عمر کے تہے انکو کئی سال تک فصل کے ناقابل بنا دیا -

(۳) مورخہ ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کو عذاب بہونچال کی شکل مین اس الہامی پیشگوئی کو سچا کرنے کو نازل ہوا - جس نے محلون اور مکانون اور ہر قسم کی چیزون کو تباہ کردیا - ہر طرف سے متوحش خبرین آرہی ہین - پہاڑی لوگ پلیگ سے بچے ہوئے تہے - اب بہونچال نے کانگڑہ اور بہاگسو وغیرہ کو بہی تباہ کر دیا -

غرض کہ اس الہامی پیشگوئی نے مستقل اور عارضی کوئی جگہ بہی آرام کے قابل نہین چہوڑی -

آخر مین فدوی کی التماس ہے - کہ حضور کمترین کے حق مین دعا کرین - کہ اللہ جلشانہ فدوی کی کمزوریان دور کرے - اور حضور کے اقرار بیعت مین سچا ثابت کرے -

کمترین غلام نبی احمدی مدرس دوم مدرسہ پور ہیران متصل ضلع ہوشیارپور
۶ / اپریل ۱۹۰۵ء

۶ - برخوردار - السلام علیکم - ایک کارڈ مین کچہہ حالات زلزلہ کلہہ چکا ہون - اب کسیقدر تفصیل کے ساتہہ لکہتا ہون - تحصیل کانگڑہ کا کل علاقہ اور تحصیل پالم پور کا کل علاقہ تحصیل ڈیرہ گوپی پور کا ایک حصہ اور تحصیل ہمیر پور کا اوس کے ساتہہ ملتا ہوا حصہ بالکل تباہ ہوگیا ہے - اس ضلع مین قیامت برپا ہوگئی ہے - میرے مکان کو بعض جگہ دراڑین آگئین - لیکن بفضل خداوند کریم مین عبدالحمید خان - غلام نبی ہم تینون بخیریت ہین ضلع کا صدر مقام دہرم سالہ یا بہاگسو ہے - جیسے ضلع کانگڑہ بولا جاتا ہے ورنہ کانگڑہ سے دس بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - دہرم سالہ مین سوائے خزانہ کے کوئی مکان نہین بچا - ڈاکخانہ تارگہر سب تباہ ہوگئے - اوسی روز سے ڈاک کی آمد و رفت دہرم سالہ و کانگڑہ بند ہے - یورپین افسران سول - مسٹر سوائی صاحب افسر مال و مسٹر ینگ مہتمم خزانہ و ڈسٹرکٹ جج (جس نے ۳ - اپریل کو چارج لیا) طعمہ نہنگ اجل ہوئے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دورہ پر تہے - اسلئے بچ گئے - اونکی میم معہ دو بچون کے راہی ملک عدم ہوئی - فوجی انگریزون مین سے بہی شاید ایک آدہ بچا ہوگا - فوج کے سپاہیون کا بڑا نقصان ہوا - جو جانین باقی بچ گئی ہین وہ بہوکون مرتی ہین کانگڑہ کا تحصیلدار - اور نائب تحصیلدار اپنے اہل عیال سمیت دبکر مر گئے - نائب تحصیلدار نے اپنے بہائی کا کنبہ بہی یہان منگایا ہوا تہا - اون کے گہر مین ایک معذور خادمہ کے سوائے کوئی نہین بچا - نائب تحصیلدار پالم پور کے دو لڑکے مر گئے - خود بال بال بچ گئے - خاص کانگڑہ مین دیوی کا مندر بیخ و بن سے اوکہڑ کر معدوم ہوگیا تحصیل پالم پور - تحصیل کانگڑہ - علاقہ چنگر تحصیل ڈیرہ گوپی پور اور اوس کے ساتہہ کے ملتے ہوئے علاقہ تحصیل ہمیر پور مین شاذ و نادر کوئی گہر رہ گیا ہوگا جو نہ گرا ہو - ہزار ہا خاندان بالکل تباہ ہوگئے - ہر طرف لاشین ہی لاشین ہین - قصبہ جوالا مکہی مین بہت نقصان ہوا - مندر کی ڈیوڑہی گر گئی - اور کچہہ حصہ مندر کو بہی نقصان پہونچا مندر کے قریب ایک نالہ تہا جسکے پل پر سے گذر کر جاتری لوگ مندر مین داخل ہوتے تہے - وہ پل بہی گر گیا اور قصبہ کے باشندون کے علاوہ دور دراز حصہ ملک سے آئے ہوئے جاتری لوگ مکانات کے نیچے دبکر مر گئے - مگر اس بیوفا مورت ذات سے اونکی کچہہ امداد نہ ہو سکی اہل ضلع کے لوگ فخر کیا کرتے تہے کہ اس ضلع مین طاعون داخل نہین ہوتی - یہہ ضلع بالکل محفوظ ہے حالانکہ طاعون زدہ علاقون سے لوگ جوالا مکہی و کانگڑہ والی دیویون کی پرستش کو آتے ہین - کوئی کہتا تہا کہ یہ کانگڑہ والی دیوی کی مہربانی ہے - کوئی کہتا تہا کہ جوالا مکہی والی دیوی کے طفیل سے ہے - کوئی باقی دیویون کا سبب بتاتا تہا اور بعض نئے خیالات کے لوگ مگر معدودے چند یہ کہتے تہے کہ آب و ہوا اچہی ہے اور آبادی متفرق طور پر ہے اسلئے طاعون کا اثر نہین ہوتا - مگر یہ سب کی شیخی دہری رہی اور اسلام

کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

قرآن کریم پر تدبر کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی متفق علیہ تعلیم جسکی اشاعت کیلئے وہ مبعوث ہوتے ہیں ہمیشہ یہ رہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو جو تمام قسم کی ذہنی، اخلاقی اور روحانی ترقیوں کی جڑ ہے قایم کریں اور انکی بعثت ہمیشہ ایسے وقت میں ہوئی ہے جبکہ اللہ تعالےٰ کی توحید دنیا سے گم ہو جاتی ہے اسوقت اللہ تعالےٰ ایک شخص کو جو اپنے وقت کا آدم ٹھہرتا ہے پیدا کرتا ہے جو اس گمشدہ خدا کو پھر دکھا دیتا ہے اور پکار کر کہتا ہے

آن خدائے کہ از و اہل جہان بیخبر اند
بر من او جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

مامور کا وجود خدا نما اور اسکی مجلس خدا نما مجلس ہوتی ہے لیکن یہ بھی سنت اللہ ہے کہ جب کوئی ایسا مامور دنیا میں آتا ہے تو چونکہ دنیا کی اخلاقی، روحانی حالت مسخ ہو چکی ہوتی ہے اسلئے وہ صبر اور غور کے ساتھ اسکی باتوں کو سننے کی بجائے اسپر ہنسی کرتے اور ٹھٹھے مارتے ہیں جیساکہ خود خدا تعالےٰ کی مجید کتاب شہادت دیتی ہے

یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن

پس یہی استہزا شوخی اور شرارت اللہ تعالیٰ کے غضب کو برانگیختہ کرنے والی ہوتی ہے اور پھر دنیا پر کسی نہ کسی رنگ میں عذاب الٰہی شروع ہو جاتا ہے اور وہ بہتوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہئے کہ نرا انکار جو محض سادگی اور لاعلمی سے ہو خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکانے والا نہیں ہوتا بلکہ ایات اللہ کے نزول اور اتمام حجت کے بعد شوخی اور شرارت مامور کی تبلیغ پر استہزا ایات اللہ کی تحقیر غضب الٰہی کے بھڑکانے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور اسکے ساتھ وہ اسباب اور مواد جمع ہو جاتے ہیں جنکا لازمی نتیجہ غضب الٰہی ہوتا ہے اسی سنت اور قاعدہ کے موافق اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا مامور آیا ہے اسکو مبعوث ہوئے مارچ ۱۸۸۵ء سے لیکر مارچ ۱۹۰۵ء تک ستر(؟) سال ہو چکے اس عرصہ میں مختلف رنگوں اور ذریعوں سے اس نے ملک پر اتمام حجت کی اور دنیا کو ایک خدا کی طرف بلایا مجھے ضرورت نہیں کہ اس ملک کی اخلاقی اور روحانی حالت پر بحث کروں۔ یہ یقینی اور مسلم امر ہے کہ انڈیا میں خصوصیت کے ساتھ خدا پرستی کا نام و نشان مٹ چکا تھا اور اللہ تعالیٰ کو دنیا بھول گئی تھی۔ اسکی جگہ مشیاء مصنوعات نے لی تھی۔ اور سلطنت کی طرف سے امن اور ہر قسم کی آسایش اور عیش کے سامانوں کی افزونی نے لوگوں کو دلیر اور بے باک بنا دیا تھا۔ خدا تعالےٰ کی حدود کو توڑ دینا ایک معمولی امر سمجھ لیا گیا تھا اور فسق و فجور نے یہانتک ترقی کی کہ اسکی تشریح کرتے ہوئے بھی مجھے شرم آتی ہے۔ ملک کے اخلاقی مذاق کو بگاڑنے کے واسطے ہزاروں ہزار مخرب اخلاق ناولوں کا ذخیرہ طیار کیا گیا۔ اور اخبارات کے لٹریچر کو گندے اور ناپاک لطیفوں سے متعفن بنایا گیا۔ عیاشی اور اوباشی کی ترقی کیلئے جسقدر اشتہارات ادویات کے نکل رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں غرض ہر طرح سے ملک کی حالت زبون اور ناپاک ہو رہی تھی۔ ایسی حالت بالطبع تقاضا کرتی تھی کہ خدا تعالےٰ کی قہری تجلی نازل ہوکر اس لعنتی نسل کو دنیا سے مفقود کردے چنانچہ خدا تعالیٰ کے اس مامور نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے لیکر اب تک اس نسل کو ڈرایا مگر اس سے فایدہ اٹھانے والے بہت ہی کم نکلے۔ اور اسکی ان باتوں کو خیالی ڈھکوسلے قرار دیا (استغفر اللہ) سب سے اہم امر جو اس کی بعثت کا قرار دیا گیا تھا وہ کسر صلیب ہے یعنے مخلوق پرستی اور مردہ پرستی کو کچل ڈالنا۔ صلیبی مذہب کی شان و شوکت کے آگے باقی تمام مذاہب باطلہ ہیچ ہیں اسلئے اسکا ذکر کیا گیا۔ یہی وجہ تھی کہ ابتدائے ماموریت کے ایام میں جبکہ وہ ابھی گوشہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا اسے یہ الہام ہوا تھا۔

حان ان تعان و تعرف بین الناس(؟) — حان و التوحید التوحید یا ابناء الفارس

یہ الہام صریح دلالت کرتا ہے کہ توحید کے قایم کرنے کی ازبس ضرورت ہے اور پھر اسی مناسبت اور ربط کلام کی وجہ سے اس مامور کو کہا گیا۔

انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی

نادانوں نے اس قسم کے الہامات پر اعتراض کئے اور انکو مشکوک کرنے کی کوشش کی حالانکہ اگر وہ ملک کی حالت پر اجماعی نظر کرتے تو انہیں یقین آجاتا کہ لاریب اسوقت

آدم توحید

کے پیدا ہونے کی سخت ضرورت ہے مگر زمانہ کے امن اور عیاشی کے نشہ نے آنکھوں کو بند کر رکھا تھا اور دل و دماغ تاریک ہو چکے تھے۔ وہ ان خوبیوں پر نظر نہ کر سکے اور نہ اسکی باتوں کو سمجھ سکے۔ آخر جب خدا تعالےٰ کی توحید پر سخت حملے کئے گئے اور اس وجود کو جو خدائے وحید و فرید کو اپنی توحید اور عرش کیطرح عزیز تھا دکھ دیا گیا۔ تو خدا تعالےٰ نے اپنے وعدے کے موافق طاعون کے سوا دوسری قہری تجلی زلزلہ کی نازل کی، اور اس نے اس بت کو جو انڈیا بھر میں زیادہ ممتاز سمجھا جاتا تھا کچل ڈالا۔ یہ بت جوالامکھی کا بت ہے۔ میں جب اس مقام پر پہونچا۔ تو ناگاہ میری طبیعت سورۃ حجر کی ان آیات کی طرف متوجہ ہوگئی۔

ولقد کذب اصحٰب الحجر المرسلین ۝ واٰتینٰھم اٰیٰتنا فکانوا عنھا معرضین ۝ وکانوا ینحتون من الجبال بیوتا اٰمنین ۝ فاخذتھم الصیحۃ مصبحین ۝ فما اغنی عنھم ما کانوا یکسبون

ان آیات پر ٹھنڈے دل سے غور کرو! اور سوچو کہ حی و قیوم خدا کے زندہ کلام کی اسوقت بھی زندہ شہادت موجود ہیں۔ جاؤ کانگڑہ ویلی کا نظارہ کرو اور دیکھو کہ ایک خوفناک اور بھیانک منظر ہے۔ وہ کانگڑہ کے پہاڑ جو راحت افزا اور پنجاب و ہند کا ایک مرجع سمجھے جاتے تھے۔ جہاں مختلف اغراض اور مفاد کی خاطر ایک دنیا آبا دتھی۔ مگر آج وہاں لاشوں کے تعفن سے دماغ پراگندہ ہو رہا ہے۔ ان خبروں سے جو ان مقامات سے آئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کانگڑہ۔ بھاگسو۔ سجانپور۔ پالم پور۔ دھرمسالہ(؟) وغیرہ وغیرہ مقامات بالکل تباہ ہو گئے ہیں اور اسطرح پر خدا تعالےٰ کے مامور و مرسل کی وہ پیشگوئی جو اسنے عفت الدیار محلھا ومقامھا کے رنگ میں کی تھی پوری ہوگئی۔ یہ ممکن ہے کہ ابھی کسی اور رنگ میں یا اس سے بھی بڑھکر قہری تجلی کے ذریعہ کوئی اور مقامات جو خدا تعالیٰ کے علم میں ہوں تباہ ہونے والے ہوں لیکن اسمیں کوئی کلام نہیں کہ اسوقت بڑی صفائی کے ساتھ یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے، وہ خطوط جو ان مقامات سے آئے ہیں آپ اگلی اشاعت میں ملاحظہ کریں گے۔ سردست میں اسپر اس آرٹیکل کو ختم کرتا ہوں کہ کانگڑہ کی ویلی۔ اور جوالامکھی کے پہاڑ اور اس کے اردگرد کی تباہی ایک عظیم الشان نشان ہے ان لوگوں کیلئے جو چشم عبرت سے دیکھ سکتے ہیں۔ یہ مقامات تباہ شدہ در و دیوار زبان حال سے دیکھنے والوں کو یہ کہہ رہے ہیں دیکھو! مجھے جو دید عبرت نگاہ ہو اور وہ سڑی ہوئی لاشیں جو ابتک کے کے ملبے(؟) کے نیچے سے نکل رہی ہیں اپنی حالت دکھا کر انسانی ہستی کے انجام کو دکھاتی ہیں اور دیکھنے والوں کو کہتی ہیں۔

روزگار مرشد بنا دانی
من نکر دم شما حذر بکنید

غرض

یہ بت خانہ اور اس کے بت اوندھے گر گئے اور ان بتوں کے گرنے پر خدا کے جری کو یہ وحی ہوئی جاء الحق و زھق الباطل ٹھیک اسیطرح جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ آیت پڑھی تھی جبکہ وہ بت جو بیت اللہ میں رکھے ہوئے تھے توڑے گئے۔ آج احمد قادیانی کے منہ پر خدا کی اس وحی کا پھر نزول ہوا مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (باقی پھر)

اپنے مطالب کی نظم

یہ بات کیا ہے زمانہ کو کیوں ابال آیا
مزاج اس کا کیا ہے کیوں برسر جلال آیا
یہ بیٹھے بیٹھے ہے قوموں کو کیا خیال آیا
کہ ایک بیک ہے طبایع میں اشتعال آیا
پڑا ہے آکے زمین پر یہ زلزلہ کیسا
ہوا ہے ہند میں یہ شور الامان کیسا
زمین پٹختی ہے شاید کہ سورہ زلزال
نکال پھینکے گی اپنے سبھی یہ کیا اثقال
یہ لوگ کر رہے آپس میں کیا ہیں قیل و قال
بتا رہے ہیں یہ سینوں کے کیا چھپے احوال
یہ وقت آیا ہے لوگوں کی آزمایش کا
کھلیگا بھید ہر ایک قوم کی رہایش کا
خدا نے لوگوں پہ کیا ابتلا یہ ڈالا ہے
وہ حکم دیوے جو چاہے کہ حکم والا ہے
اسی نے امر سے اپنے جہاں سنبھالا ہے
اسی کا بول زمین پر اسی کا بالا ہے
خدا کا قول ہی آخر کو پورا ہونا ہے
کسی نے پانا ہے یاں پر کسی نے کھونا ہے

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہیں اور باغ میں مقیم ہیں آپ کے اہل بیت بھی خوش و خرم ہیں حضرت حجۃ اللہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کی تالیف میں مصروف ہیں۔

۲۔ آپ نے الانذار نام اشتہار کے بعد تیسرے اشتہار کا ارادہ فرمایا ہوا ہے جس کے متعلق الحکم کی گذشتہ اشاعت میں میں نے ذکر کیا تھا۔ حضرت اقدس فرماتے تھے کہ میں انتظار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کچھ اور اس کے متعلق ظاہر کر دے تو وہ بھی اسی اشتہار میں آ جاوے۔

۳۔ بزرگان ملت بھی خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے خدمت دین میں مصروف ہیں حضرت حکیم الامۃ کا حلقہ درس اس باغ میں ہوتا ہے، مریضوں کو بھی دیکھتے کبھی شفاخانہ بھی تشریف لے آتے ہیں۔

یہ سب قافلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ باغ ہی میں خیمہ زن ہے۔

۴۔ قادیان کی موسمی حالت اب خداتعالیٰ کے کرم سے بہت اچھی ہے طاعون کی شکایت قریباً نہیں رہی۔ گذشتہ سال انہیں ایام میں جبکہ روزانہ اموات کی تعداد بیس پچیس تھی۔ سال رواں کے انہیں ایام میں بالکل امن ہے۔

۵۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بھی باغ ہی میں درختوں کے سایہ میں جاری ہے۔

تازہ الہامات و کشوف

۱۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ رویا میں دیکھا کہ میں قادیان کے بازار میں جا رہا ہوں اور گاڑی میں بیٹھا ہوں ایسی گاڑی ہے جیسے ریل گاڑی۔ دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے مگر اس زلزلہ سے ہمیں نقصان کچھ نہیں ہوا۔

۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ قبل ظہر تھوڑی سی ربودگی اور غنودگی ہو کر یہ الہام ہوا۔

انی مع الافواج اتیک بغتۃ

۱۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ (۱) ان فرعون وھامان وجنودھما کانوا خاطئین

(۲) قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مومنون۔ (۳) کففت عن بنی اسرائیل۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

ہر مقام کی احمدی جماعت اپنا فرض سمجھے کہ وہ اپنے ہاں کے اہم اور قابل اشاعت امور دفتر الحکم میں بھیجا کرے۔ ایڈیٹر

چودھری مولابخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ الانذار ایسے عجیب موقعہ پر انہیں ملا جبکہ ایک دعوت کی تقریب پر مجمع احباب تھا۔ جہاں اشتہار سنایا گیا اور معاً اشتہار مذکور اشاعت مزید کیلئے چھپنے کو دیا گیا۔

سید حامد شاہ صاحب جو سیالکوٹ کی جماعت کے گوہر تابان ہیں اور سیرۃ الانبیاء کا ایک نمونہ ہیں عہدہ سپرنٹنڈنٹی ضلع پر مامور ہوئے۔ میں صدق دل سے انہیں مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ ملک اور قوم کی خدمت میں حصہ وافر لیں۔

بنوڑ ریاست پٹیالہ کی جماعت اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی ہے۔

بڑی خوشی اور خداتعالیٰ کے شکر و ستائش کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے کہ بابو گلاب خان صاحب اور سید دہرم سالہ اور منشی برکت علی صاحب نقشہ نویس اور دوسرے احمدی احباب جو دہرم سالہ میں زلزلہ کی وجہ سے دب گئے تھے محض خدا کے فضل سے زندہ سلامت نکل آئے اور حضرت اقدس کے الہام کففت عن بنی اسرائیل کو ایک رنگ میں پورا کرنے والے ٹھہرے۔ ایسا ہی منشی وزیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر سجانپور بھی بچ گئے۔ والحمد للہ علی ذالک امید ہے یہ احباب یہ نئی زندگی پا کر کوئی خاص قربانی کرینگے اور اس شکرگذاری میں اپنے خادم الحکم کی توسیع اشاعت کا ذریعہ ہو کر نافع الناس ٹھہرینگے۔

الحکم کی اگلی اشاعت میں انشاء اللہ العزیز امید کیجاتی ہے کہ حضرت اقدس باغ میں ایک عجیب مضمون ہو گا۔

خداتعالیٰ نے میرے مکرم مخدوم منشی حسین بخش صاحب تحصیلدار پنڈی گھیب پر بڑا ہی فضل کیا ہے کہ انہوں نے خداتعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو شناخت کیا اور امام الوقت کے ساتھ سچا پیوند حاصل کیا۔ خداتعالیٰ ان کیلئے یہ تعلق ہر قسم کی برکات اور فیوض کا ذریعہ بنائے۔ اور جسمانی اور روحانی صحت عطا کرے۔ مجھے امید ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی شمولیت ان کے وجود کو ان کے عہدہ کے لحاظ سے پہلے سے زیادہ مفید اور بابرکت بنائیگی خدا کرے ایسا ہی ہو۔

اشتہارات اور انکی کثرت اشاعت

جب اشتہار چھپ کر شائع ہو جاتا ہے تو اکثر جگہ کی جماعتیں لکھتی ہیں کہ ہمارے لئے اسقدر اشتہار چھپوا کر بھیجدو۔ جسکے لئے الگ انتظام کرنا پڑتا ہے۔ پس تمام جگہ کی احمدی جماعتیں یا ایسے بزرگ جو اپنے خرچ سے اشتہار چھپوانا چاہیں یاد رکھیں کہ اگر وہ ایک مستقل یادداشت دفتر الحکم میں بھیجدیں کہ ان کیلئے اس اس قدر اشتہار چھاپ کر بھیجدیا جایا کرے تو فوراً اشتہار چھپنے کیساتھ ہی انکو بھیجا جاسکتا ہے۔ ایسے تمام اشتہارات دفتر الحکم سستے نرخ پر انکو بہم پہنچائیگا چار سو سے اندر تعداد کیلئے ۱۲ فیصدی اور چار سو صرف ۸ میں آٹھ سو للعہ میں اب تینوں اشتہار الوصیت الدعوت اور الانذار اکٹھے ایک ہی تختہ پر ہمنے طیار کرائے ہیں چونکہ اس اشتہار کی کتابت میں زیادہ وقت اور اجرت صرف ہوئی ہے اسلئے یہ تینوں اشتہار ایک تختہ پر چار سو کے اندر ایکروپیہ فیصد اور چار سو ۸ میں اور ۱۰۰۰ چھ روپیہ میں بھیجے جائینگے۔ محصولڈاک اسکے سوا ہو گا۔ جو صاحب منگوانا چاہیں اسوقت اطلاع دیں اور آئندہ کیلئے مستقل طور پر یادداشت لکھوا دیں۔ ایڈیٹر الحکم

ایک عام جواب

اکثر احباب نے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ میں تشریف لیجانے اور الانذار کے پڑھنے کے بعد مجھ سے دریافت کیا ہے کہ کیا وہ لوگ جو دو منزلہ یا سہ منزلہ مکانوں میں رہتے ہیں وہ باہر میدانوں میں چلے جاویں؟ میں نے اس سوال کو جمعہ کی نماز سے پیشتر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو مکرمی چودھری مولابخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ کے خط کے حوالہ سے پیش کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ

"جن لوگوں کو آسانی کیساتھ میدانوں میں رہنے کا سامان میسر آ سکتا ہے مناسب ہے کہ وہ کچھ دنوں کیلئے کھلے میدانوں میں چلے جاویں"

دیہات کے رہنے والوں کیلئے یہ ضروری نہیں انکے مکان عموماً کچے اور یک منزلہ اور کھلے صحن والے ہوتے ہیں وہ اپنے صحنوں میں رہیں۔ اور یہاں دارالامان میں بھی خاکسار ایڈیٹر کو جس مکان کا صحن خدا کے فضل سے بہت وسیع اور فراخ ہے مکان ہی میں رہنے کی اجازت دی ہے حزم اور احتیاط ان لوگوں کیلئے ہے جو بہت بلند مکانوں میں رہتے ہیں۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خداتعالیٰ کیساتھ معاملہ صاف ہو۔ انسان نافع الناس بننے کی سعی کرے حدود اللہ کی حفاظت کرے تب ہی کچھ کام بنتا ہے۔ اسی صورت میں عذاب الٰہی کے خطرناک طوفان میں بھی وہ بچایا جاتا ہے جیسا کہ خداتعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے دہرم سالہ اور سجانپور کی جماعتوں کو بچا لیا اور وہ مکانوں کے نیچے دب کر بھی زندہ نکلے۔ والحمد للہ علی ذالک

ایک لوکل تفتیش

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں جو ایک لڑکی کے بھگائے جانے کی خبر لکھی گئی تھی اسکا باقاعدہ مقدمہ دائر ہو کر منشی سندی خان صاحب سارجنٹ درجہ اول بٹالہ نے تفتیش کی۔ منشی سندی خانصاحب ایک نہایت دیندار اور شریف مزاج انسان ہیں پولیس کے محکمہ میں ایک معزز عہدہ پر ہو کر انمیں تکبر اور تندی نام کو نہیں اس مقدمہ کی تفتیش انہوں نے نہایت دیانتداری اور شرافت سے کی ہیں موقع پر جا کر پورے حالات سمجھنے کی کوشش کی۔ میں خود بھی انکے ساتھ شامل تفتیش تھا اسلئے میں کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے جہانتک خدا نے انہیں سمجھ اور تجربہ دیا ہے اس مقدمہ کی تہ تک پہونچنے کی سعی کی ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ انکی رپورٹ مقدمہ کی اصلیت پر پوری روشنی ڈالے گی۔ لڑکی نے نہایت جرأت اور دلیری کیساتھ اپنا بیان دیا اور واقعہ بتایا۔ گو میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسکو موقع کی شہادتوں نے کہانتک مدد دی۔ کیونکہ مقدمہ کی نوعیت پر رائے زنی کرنا ایسی حالت میں جبکہ وہ عدالت میں دائر ہے میرا کام نہیں ہے۔ لیکن مجھے یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا جبکہ اس مقدمہ کی تہ میں نہایت شرمناک حالات ملزموں نے ظاہر کئے۔ دو ملزموں کی خلاف تو کوئی شہادت نہ لڑکی کے اپنے بیان سے اور نہ کسی اور کے بیان سے پائی ہی نہیں جاتی۔ ان کے خلاف سماعی شہادت میں بھی مجھے سخت افسوس ہے کہ اس قسم کے مقدمے پیدا ہونے میں اور طوفان بے تمیزی برپا کیا جاتا ہے۔ اگر عدالت میں رجوع کرنے کی بجائے قومی اثر سے شرارتوں کا دروازہ بند کیا جاوے تو بہت ہی اچھا ہو۔ مگر ایسا نہیں کیا جاتا۔ منشی سندی خانصاحب نے ۱۶ اپریل سفر کر کے مستغیث کو اطلاع دیدی ہے دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے انہیں ایام میں اس لڑکی کی شادی بھی ہونیوالی ہے مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں یہ مقدمہ قادیان میں ایک بلوت